حبلِ متین

حمد و نعت





ہاشم علی خان ہمدم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حبلِ متین

مجموعۂ نعت

تیئیسواں مجموعۂ کلام

ہاشم علی خان ہمدم

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام، اسلام آباد

https://archive.org/details/@nzkiani

nzkiani@gmail,com

تعارف

نام : ہاشم علی خان ہمدمؔ

تاریخ پیدائش : ۷؍جولائی ۱۹۷۳ء

تعلیم : ایم اے اردو، ایم اے انگریزی، بی ایڈ (پنجاب یونی ورسٹی لاہور)

جائے پیدائش : خودہ تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک

پیشہ : درس وتدریس

سرکاری ملازمت : اسسٹنٹ پروفیسر (اردو) ایف جی ڈگری کالج واہ کینٹ

ادبی خدمات : بانی و منتظم موج غزل ادبی فورم (فیس بک)

اصناف سخن : حمد، نعت، غزل، نظم، سلام، منقبت، طنز و مزاح

تصانیف : ۱۔موجِ کرم (حمد و نعت)

۲۔پانچواں موسم (غزلیات)

۳۔آئینہ سچ بولتا ہے (غزلیات)

۴۔موج غزل (طرحی غزلیات)

۵۔محبت کی زباں (طرحی غزلیات)

۶۔دھوپ کی دیوار (طرحی غزلیات)

۷۔چراغِ فکر (طرحی غزلیات)

۸۔جہانِ خواب (طرحی غزلیات)

۹۔چشم تماشا (طرحی غزلیات)

۱۰۔سراب سے آگے(طرحی غزلیات)

۱۱۔تیسرے کنارے پر(طرحی غزلیات)

۱۲۔آدھاسفر(طرحی غزلیات)

۱۳۔نمودِسحر(طرحی غزلیات)

۱۴۔آخری چراغ(غزلیات)

۱۵۔چراغ حرف(غزلیات)

۱۶۔غزل پوش(غزلیات)

۱۷۔سبیل کرم(نعتیہ مجموعہ)

۱۸۔دم(منتخب دیوان)

۱۹۔طیبہءجاں(نعت کے 63 رنگ)

۲۰۔خواب سراب(نظمیں)

۲۱۔روشنی کے پھول(سلام ومناقب)

۲۲۔سیلفیاں(طنزومزاح) ۲۳۔حبل متیں(نعتیہ مجموعہ)

زیرطبع : ۲۴۔خوش تاب(غزلیات) ۲۵۔الرجی(طنزومزاح)

۲۶۔سفید چاند(ملی نظمیں) ۲۷۔کعبہءجاں(حمدیہ کلام)

پتہ : خودہ ،تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک

فون نمبر : 0311-5509555

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

کتاب : حبل متین

شاعر : ہاشم علی خان ہمدم

پتہ : خودہ تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک

ای میل : itshamdam@gmail.com

فون نمبر : 03115509555

صفحات : 246

برقی اشاعت: 2023ء

اشاعت دوم: 2026ء

قیمت : 1000 روپے

پبلشر : مکتبہء ارمغان ابتسام، اسلام آباد

پرنٹر : ابوموسیٰ پرنٹرز، لاہور

ڈاؤن لوڈ لنک: archive.org/details/habl-e-mateen

انتساب

حبلِ متین

عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام

ترا کرم ہے مری کائنات ، من دانم
ترے وجود سے بنتی ہے بات ، من دانم

فہرست

12 ◆ 51

اک شمع فروزاں سے چمکتا ہوا دل ہے
طیبہ کے چراغوں میں دمکتا ہوا دل ہے

13 ◆ 53

اپنی معراج پہ وہ باعث تکریم ہوا
اک ستارہ جو سر لوح جہاں میم ہوا

14 ◆ 55

ادراک سرِ طیبہ ء جاں بول رہا ہے
دھڑکن میں درودوں کی صدا گھول رہا ہے

15 ◆ 57

ہر گھڑی نعت مرے قریہء ادراک میں ہے
دل مرا، جان مری طیبہء ادراک میں ہے

16 ◆ 60

ریزہ ء حرف سے اک نعت کشیدہ کرنا
کتنا خوش تاب ہے؟ احساس دمیدہ کرنا

17 ◆ 62

مطلع صبح نور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے
ہر جہاں کا ظہور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے

24 ◆ 78

سبز گنبد کی شان ، کیا کہنے
حسنِ عالم کی جان ، کیا کہنے

25 ◆ 81

سیرت میں خوش خصال ہے صورت جمال رنگ
دنیا میں بے مثال ہے وہ بے مثال رنگ

26 ◆ 83

اول کلام یہ ہے ثنائے رسول ﷺ میں
قرآن بولتا ہے صدائے رسول ﷺ میں

27 ◆ 85

طرحی مصرع پہ نعت کہتے ہیں
دل کے کہنے پہ نعت کہتے ہیں

28 ◆ 88

پھول سے رنگ ، بہاروں سے مہک ملتی ہے
نعت کہنے کو مدینے سے کمک ملتی ہے

29 ◆ 91

دل میرا مدینہ ہے، جاں میری مدینہ ہے
طیبہ جسے کہتے ہیں ، رحمت کا خزینہ ہے

30 ◆ 93

صراطِ عشق سے ملتا ہے راستہ دل کا
جڑا ہے طیبہ ء جاں سے معاملہ دل کا

31 ◆ 96

چشمِ کرم سے نعت کا انداز اور ہے
ہر ناعتِ رسول ﷺ کا اعزاز اور ہے

32 ◆ 99

حرفِ کرم ہے شانِ رسالت مآب میں
دل نعت کہہ رہا ہے مرا انتساب میں

33 ◆ 102

دین کے مالک نے کامل دیں مکمل کر دیا
آپ ﷺ کو آخر میں بھیجا، سب سے افضل کر دیا

34 ◆ 104

حرفِ کرم کے لیے آغاز دیا ہے
مدحتِ سرکار ﷺ کا انداز دیا ہے

35 ◆ 106

نبی ﷺ کے نام سے روشن کلام رکھا ہے
دل و نظر میں درود و سلام رکھا ہے

109 ◆ 36

کیفیتِ سخن میں سبیلِ کرم چلے
پڑھتے ہوئے درود مسلسل قلم چلے

112 ◆ 37

سر پہ رہتا ہے وہ آسمانِ کرم
خیمہ ء نور ہے سائبانِ کرم

116 ◆ 38

تاج دارِ ختمِ نبوت، آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں
آپ ﷺ ہیں تکمیلِ رسالت آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

118 ◆ 39

لاریب! خدا نے فرمایا: لولاک لما، لولاک لما
تخلیق نہ ہوتے ارض وسما لولاک لما، لولاک لما

120 ◆ 40

کملی میں لیے پھرتے ہیں سرمایہء رحمت
اتری ہے سرِ حرفِ قراں آیہ ء رحمت

122 ◆ 41

غم نہیں کوئی ہمیں غم خوار کے ہوتے ہوئے
رحمت اللعالمیں سرکار ﷺ کے ہوتے ہوئے

42 ◆ 124

اس دورِ زہر خند میں اے درد مند آ
انسان مر رہا ہے ، شہ ارجمند آ

43 ◆ 126

طیبہ نشیں، شاہ مدیں، اے رحمۃ اللعالمیں ﷺ
صد آفریں! صد آفریں! اے رحمۃ اللعالمیں ﷺ

44 ◆ 128

مصرعہ ء نعت کی تشکیل ہوئی جاتی ہے
جذبہ ء شوق کی تعمیل ہوئی جاتی ہے

45 ◆ 131

رمضان میں جو نعت کی توفیق ہو گئی
چشمِ کرم سے حرف کی تصدیق ہو گئی

46 ◆ 133

جب ہو گا انتخاب ، محمد ﷺ کے نام سے
آئے گا انقلاب ، محمد ﷺ کے نام سے

47 ◆ 137

ثنائے حسن دو عالم کا استعارہ نہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہیں جیسے، کوئی ستارا نہیں

48 فیضان رمضان المبارک ۲۰۲۵ 139

انسان کے شعور میں مستور آپ ﷺ ہیں
خیر البشر ہیں ، آئنہ ء نور آپ ﷺ ہیں

49 ◆ 142

نعت کہنے کی آرزو میں جیے
زندگی بھر اسی نمو میں جیے

50 ◆ 144

دل کی دھڑکن میں رہی ہے آرزوئے مصطفٰے ﷺ
نعت کے صدقے ملی ہے جستجوئے مصطفٰے ﷺ

51 ◆ 146

حرف کن سے یہ منظر سجایا گیا
آپ ﷺ کا نور پیکر میں لایا گیا

52 ◆ 148

مطلع نور سے اک ستارا ملا
آئنہ آئنہ استعارہ ملا

53 ◆ 151

سرورِ دوجہاں ، میرے خیرالوریٰ
شافعِ انس و جاں ، میرے خیر الوریٰ

153 ◆ 54

مطلعِ انوار سے وہ حسن کا پیکر کھلا
عرصۂ ادراک میں لپٹا ہوا گوہر کھلا

156 ◆ 55

روضے پہ بلا لیجیے ، سرکارِ مدینہ
رحمت کی نظر کیجیے ، سرکارِ مدینہ

158 ◆ 56

آئنہ ہے ، نور کا پیکر ہے نامِ مصطفےٰ ﷺ
داستانِ حسن کا محور ہے نامِ مصطفےٰ ﷺ

162 ◆ 57

نظامِ مصطفےٰ ﷺ کی پندرہ سو سالہ خوشی کریے
عقیدت سے منا کر جشنِ میلاد النبی ﷺ کریے

164 ◆ 58

رحمت اللعالمیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں
جانِ عالم بالیقیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں

167 ◆ 59

چراغِ حرف کی لو ہے، حضور ﷺ کے دم سے
سرائے نعت میں ضو ہے، حضور ﷺ کے دم سے

169 ◆ 60

اے کائناتِ حسن ، اے حسنِ کائنات
لوح و قلم ، کتاب ، آئنہ ء حیات

171 ◆ 61

عطائے کرم ہے ، سخائے کرم ہے
مرے سر پہ ہر دم ، قبائے کرم ہے

173 ◆ 62

سرائے نعت میں نورِ سحر کا بام کھلا
درود پڑھتے ہوئے ذکرِ خوش خرام کھلا

176 فیضان رمضان المبارک ۲۰۲٦ 63

کتنا پیارا ، نامِ محمد ﷺ
دل کا سہارا ، نامِ محمد ﷺ

178 ◆ 64

طیبہ ء جاں میں لطافت کا پتہ چلتا ہے
نعت ہوتی ہے تو رحمت کا پتہ چلتا ہے

181 ◆ 65

لب پہ دائم رہے مدحتِ مصطفٰے ﷺ
مجھ پہ ہر دم رہے رحمتِ مصطفٰے ﷺ

184 ◆ 66

شجرے میں بے مثال ہے دامانِ مصطفیٰ ﷺ
آدمؑ سے آپ ﷺ تک ہے حسیں شانِ مصطفیٰ ﷺ

187 ◆ 67

دل نعت سے رہتا ہے دمیدہ، مرے آقا ﷺ
دھڑکن کی صدا ہے یہ قصیدہ، مرے آقا ﷺ

189 ◆ 68

سرائے نعت مدینے کی آرزو میں سجے
درود پاک خزینے کی آرزو میں سجے

191 ◆ 69

ہدیہ ء نعت کرم ہے تیرا
حرف تیرا ہے ، قلم ہے تیرا

193 ◆ 70

درود پڑھ کے جو عرض سخن طلب کی ہے
درِ رسول ﷺ پہ دل کی لگن طلب کی ہے

195 ◆ 71

نعت ہوتی ہے ملاقات حضور ﷺ
آپ ﷺ ہی سے ہے، مری بات حضور ﷺ

198 ◆ 72

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سرورِ کونین ہیں
بزمِ ہستی کے ستارے سرورِ کونین ہیں

200 ◆ 73

ہدیہء نعت مرے لب پہ مچل جاتا ہے
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے ماحول بدل جاتا ہے

202 ◆ 74

چشمِ کرم کے نور سے خیرہ کیا گیا
پتھر کو بھی تراش کے ہیرہ کیا گیا

204 ◆ 75

کرم کی آنکھ سے کیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملتا ہے
سرائے نعت میں دل کو سرور ملتا ہے

206 ◆ 76

سرِ آئنہ چشمِ عالم ہے خیرہ، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا
فصلو علیہ کثیراً کثیرہ، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

208 ◆ 77

طیبہء جاں ہوئی جاتی ہے فضائے طیبہ
دل کو روشن کیے رکھتی ہے ضیائے طیبہ

210 ◆ 78

سرِ نعت دل کی طلب اور کیا ہے ؟
یہ رحمت نہیں تو سبب اور کیا ہے ؟

212 ◆ 79

مرحبا ! یا سیدی ﷺ ، یا رحمت اللعالمیں ﷺ
آفریں ! یا مرشدی ﷺ ،، یا رحمت اللعالمیں ﷺ

214 ◆ 80

نعتیہ حسن کے معیار میں آ جاتے ہیں
حرف روشن ہوں تو انوار میں آ جاتے ہیں

217 ◆ 81

سرائے نعت میں ہر دم درود پڑھتے ہیں
ملا ہے حکم ہمیں ، ہم درود پڑھتے ہیں

220 ◆ 82

حسنِ بزمِ جہاں آگہی سے کھلا
مطلع ء نور بھی روشنی سے کھلا

222 ◆ 83

بزم کائنات کا جمال لکھ دیا
ناعتِ حبیب ﷺ نے کمال لکھ دیا

224 ◆ 84

قرآن کو آئنہ ء اخلاق میں دیکھا
دنیا نے تجھے نور کے اوراق میں دیکھا

226 ◆ 85

الہام سے پایا ہے یہ پیغامِ مدینہ
اک نام سے روشن ہیں در و بامِ مدینہ

228 ◆ 86

نور در نور حرفِ تجلّی حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم
بزمِ ہستی میں ہے نعت خوانی حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

231 ◆ 87

ترا کرم ہے مری کائنات ، من دانم
ترے وجود سے بنتی ہے بات ، من دانم

234 ◆ 88

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حسنِ مجسم کی پزیرائی ہے
گلشنِ باعثِ کن ہے ، چمن آرائی ہے

236 ◆ 89

درِ نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پہ محبت کا دین دیکھتے ہیں
ہم اہلِ دل ہیں ، دلوں کا یقین دیکھتے ہیں

239 ◆ 90

سرکار ﷺ کرم ! منٹھار کرم !
حاضر ہیں سرِ دربار ، کرم !

242 ◆ 91

سرائے طیبہء جاں میں صدائے نعت رہے
درودِ پاک سے دل آشنائے نعت رہے

244 ◆ 92

دل ملاتا ہے مرا آفاق سے حبلِ متیں
طیبہء جاں کو ملی ہے طاق سے حبلِ متیں

❁❁❁

پیش رس

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو مرکزِ ایمان بنایا اور ہمیں امتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیدا فرما کر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رستے پر قدم رکھنے کا شرف بخشا۔ بے شمار درود اس آفتابِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس کے ذکر سے دل جگمگاتے ہیں، قلم رواں ہوتے ہیں اور روحیں سیراب ہوتی ہیں۔ میں اپنے رب کا شکر گزار ہوں کہ مجھے نعت کہنے کا شرف ملا۔ "موجِ کرم" سے "سبیلِ کرم" کی روشنی "طیبہ ءجاں" کو منور کرتے ہوئے "حبلِ متیں" سے آشنائی کا روحانی اور مقدس سفر ہے جس میں "روشنی کے پھول" مجھے "کعبہ ءجاں" کی فضاؤں میں تجلیاتِ کرم بکھیرتے نظر آتے ہیں۔ نعت سننا، پڑھنا اور لکھنا میری زندگی کا اثاثہ رہا ہے۔ گذشتہ چھے رمضان المبارک سے ہر روزے میں نعت کہنا سرمایہ ءحیات اور حاصل بندگی ہے جسے توشہ ء آخرت سمجھتا ہوں۔

نعت تاریخ اسلام میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو "شاعرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا لقب ملا۔ ہر صدی نے نعت کو اپنا رنگ دیا۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے "قصیدہ بردہ شریف" سے احمد رضا خان بریلوی کے سلام "مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" تک نعت عربی، فارسی، اردو، پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی اور کئی زبانوں میں مقبول صنفِ سخن کے طور پر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اظہار کا ذریعہ رہی۔ موجودہ صدی میں نعت جدید پیرائے اور عصری تقاضوں کے مدنظر زندگی میں کامیابی اور کردار سازی کے لیے موثر پیغام کے طور پر رائج ہے۔

نعت کا مرکزی موضوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہے مگر اس مرکز کے گرد موضوعات کی کہکشاں ہے۔ نعت کا دامن جدید دور کے مسائل سے بھی خالی نہیں۔ مختلف اسالیب میں

عصری مسائل، مظلوم انسانیت کا استغاثہ، مادیت پرستی میں انسان کی روحانی تشنگی، جدید انسان کا خالی پن اور جبر و استحصال میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردار سے اصلاحِ معاشرہ کی ضرورت پر مبنی افکار نے نعتیہ موضوعات کو وسعت بخشی ہے۔ جدید اردو نعت کا سب سے بڑا امتحان یہ ہے کہ وہ روایت کو توڑے بغیر نئے ذوق سے کیسے ہم آہنگ ہو؟ جدید شاعر پر لازم ہے کہ وہ آدابِ نعت قائم رکھتے ہوئے سادہ، پرتاثیر اور دلوں کو چھو لینے والی زبان اختیار کرے۔ جدید نعت صرف وجدانی کیفیت نہیں، فکری گہرائی کی متقاضی ہے۔

نعت دل کا وظیفہ ہے۔ دنیا کی شورش میں تھکا ہوا دل جب "محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" پکارتا ہے، تو اسے سکون ملتا ہے۔ قبر کی تنہائی، حشر کی گھبراہٹ، اور پل صراط کی گھڑی میں ایک ہی سہارا ہوگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نعت اسی سہارے کو مضبوط کرتی ہے۔ نعت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت کا اظہار ہے جو اللہ کی رسی کو تھامنے کی طرف روحانی قدم ہے۔ اللہ کی رسی "حبل متیں" ہے جسے مضبوطی سے تھامنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوتا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہی وہ حبل متیں ہے۔

حبلِ متیں میرا چوتھا نعتیہ مجموعہ ہے جس کی برقی اشاعت کا اہتمام مکتبہ ارمغان ابتسام اسلام آباد کے منتظم نوید ظفر کیانی نے کیا ہے۔ میں ان کے تعاون اور محبتوں کا مقروض ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ! ہمیں دنیا میں سنتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے والا بنائے، قبر میں دیدارِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب فرمائے اور حشر میں شفاعتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرفراز فرما کر ہماری اور ہمارے اہل و عیال کی بخشش فرمائے۔ آمین

ہاشم علی خان ہمدم

۲۰ جولائی ۲۰۲۶ء

حمد باری تعالیٰ

جب راگ پہاڑی میں دیتا ہے اذاں کوئی
احساس کے دھارے پر کھلتا ہے نہاں کوئی

کس آنکھ نے دیکھا ہے قدرت کے نظاروں میں
ہر سمت نہاں کوئی ، ہر گام عیاں کوئی

کیا دل میں سمایا ہے؟ احساس پہ چھایا ہے
دیکھا نہ یہاں کوئی ، دیکھا نہ وہاں کوئی

یہ نقش کھنچے کیسے ؟ یہ رمز کھلے کیسے ؟
کب؟ کون؟ کدھر دیکھے؟ کیسا ہے؟ کہاں کوئی

ادراک سے باہر ہے ، وجدان سے ظاہر ہے
امکان سے آگے ہے ، رہتا ہے جہاں کوئی

جینے کی علامت ہے، سانسوں کی حقیقت ہے
بہتا ہے رگِ جاں میں، احساس رواں کوئی

وحدت کے سمندر میں، بس ایک کنارا ہے
اِس پار کراں کوئی ، اُس پار کراں کوئی

ایمان کی دھرتی پر ، یہ فرض ہوا ہم پر
نسبت کے دریچے میں رکھا ہے مکاں کوئی

کھلتے چلے جاتے ہیں اسرارِ دل و جاں میں
ہر آن دھڑکتا ہے، دھڑکن میں نشاں کوئی

کیسے ہو رقم ہمدم ، انوار کا یہ عالم
قابل نہ زباں کوئی ، لائق نہ بیاں کوئی

نعلین مبارک کے علم ، قُرَّۃُ عَینِی
چومے ہیں تصور میں قدم ، قُرَّۃُ عَینِی

آنکھوں میں اترتا ہے وہ پر نور ستارا
رکھتا ہے عقیدت کا بھرم ، قُرَّۃُ عَینِی

جس سمت چلے ، پھول کھلاتے گئے پاؤں
ہیں نقشِ قدم ، نقشِ ارم ، قُرَّۃُ عَینِی

مشکل میں سہارا ہے مرا رحمتِ عالم
ہے دل کا سکوں ، چشمِ کرم ، قُرَّۃُ عَینِی

لیتا ہوں محبت سے میں جب نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہونٹوں پہ مچلتا ہے بہم ، قُرَّۃُ عَینِی

دھڑکن پہ اترتی ہیں درودوں کی صدائیں
ہر دم ہے مرے دل پہ یہ دم ، قُرَّۃُ عَینِی

جس زلف کے لہراؤ پہ کھائی گئیں قسمیں
تقدیسِ لطافت ہے وہ خم ، قُرَّۃُ عَینِی

کس دشتِ تخیل میں بھٹکتی ہیں نگاہیں
اے شاہِ مدیں ، شاہِ حرم ، قُرَّۃُ عَینِی

یہ نعت فقط سنت صدیقؓ نہیں ہے
قرطاس پہ ہے زیبِ قلم ، قُرَّۃُ عَینِی

رونا مرا بے کار عبادت نہیں ہمدم
رحمت کی نشانی ہے یہ نم ، قُرَّۃُ عَینِی

نعت کیا ہے ؟ سنو ! عطائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دل کی دھڑکن میں ہے صدائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر طرف ہے بہار طیبہ کی
کھل رہا ہے گلِ قبائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے رضا ، خدا کی رضا
کامیابی ہے بس رضائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا مالک ہے ، میرا خالق ہے
خالقِ دو جہاں ، خدائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خود کو میں بادشاہ سمجھتا ہوں
کاسہ ء دل میں ہے گدائے حضور ﷺ

سبز گنبد کی روشنی دریا
مجھ کو بحرِ کرم سخائے حضور ﷺ

ہر ستارے کی روشنی ٹھہرے
نقشِ نعلین ، پا رسائے حضور ﷺ

خلق قرآن معجزہ ان کا
اور سنت ہوئی ادائے حضور ﷺ

وسعتِ حسنِ کائنات ہے کیا؟
میرے دل میں کہاں سمائے حضور ﷺ

ہر عبادت میں ہے پسندیدہ
لائقِ حمد کو ثنائے حضور ﷺ

غم نہ کر آخری سہارا ہے
امتی کے لیے دعائے حضور ﷺ

خواب ہے اور قبر کا منظر
ہے تصور میں بس وفائے حضور ﷺ

پھر کہا یہ غلام ہے میرا
دیکھ کر مجھ کو مسکرائے حضور ﷺ

ہے ازل تا ابد سلام ان پر
ابتدا ہے نہ انتہائے حضور ﷺ

معرفت ہے درود کی ہمدم
نعت رکھتی ہے آشنائے حضور ﷺ

سادہ سی ایک نعت عطا کیجیے حضور ﷺ
مجھ کو سفیرِ حرفِ ثنا کیجیے حضور ﷺ

میں بھی عجم کے شہر میں ادنیٰ غلام ہوں
مجھ کو بھی اپنے در کا گدا کیجیے حضور ﷺ

دھڑکن پڑھے درود ، تمنا قبول ہو
حرفِ کرم کو حرفِ دعا کیجیے حضور ﷺ

دامن صراطِ وقت پہ میرا سنبھالیے
بے کس ہوں، میرے ساتھ بھلا کیجیے حضور ﷺ

جو زرد ہو چکے ہیں وہ شاداب کیجیے
صر صر جلا رہی ہے ، صبا کیجیے حضور ﷺ

بحرِ کرم سے دشت کو نم دیدگی ملے
ہم خشک بنجروں کو ہرا کیجیے حضور ﷺ

پھر قیصرِ جہاں کی ہوس کا شکار ہے
انسان کے دکھوں کی دوا کیجیے حضور ﷺ

اک بار میرے خواب کے حجرے میں آیئے
مجھ پہ کرم سوا سے سوا کیجیے حضور ﷺ

رب کے کرم سے آپ ﷺ کو اذنِ شفا ملا
مشکل میں پڑ گیا ہوں کشا کیجیے حضور ﷺ

خیرالکثیر ! آپ ﷺ کے ہاتھوں میں جام ہے
کچھ اور مجھ پہ جود و سخا کیجیے حضور ﷺ

ہمدم کی آرزو ہے کہ رزقِ سخن ملے
ہر پل درود دل کی غذا کیجیے حضور ﷺ

۞

طیبہ ءحرف جو اسلوب ہوا ، خوب ہوا
نعت کہنے کا ہنر خوب ہوا ، خوب ہوا

اس سے بڑھ کر کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی
رب کا محبوب جو محبوب ہوا ، خوب ہوا

خواہشِ دید نے ہر خواب مقدس رکھا
مجھ سے طالب کو جو مطلوب ہوا ، خوب ہوا

نعت کہنے سے مرے دل کو سکوں ملتا ہے
آپ ﷺ کا ذکر جو مرغوب ہوا ، خوب ہوا

کوئی حبشیؓ ، کوئی قرنیؓ ،کوئی جامیؒ دیکھا
جو بھی اس عشق میں مجذوب ہوا ، خوب ہوا

کوئی رومی ، کوئی خواجہ ، کوئی داتا دیکھا
جو بھی اس عشق میں مجذوب ہوا ، خوب ہوا

جو پھرا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ، وہ راندہ ءِ درگاہ ٹھہرا
بے ادب آپ ہی معیوب ہوا ، خوب ہوا

چشمہ ءِ کوثر و تسنیم سے دل سیر ہوئے
جام رحمت کا جو مشروب ہوا ، خوب ہوا

اب تو دھڑکن سے درودوں کی صدا آتی ہے
دل عقیدت سے جو مغلوب ہوا ، خوب ہوا

اس کی تکریم ہوئی چشمِ کرم سے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے در کا جو منسوب ہوا ، خوب ہوا

میری پہچان ہوا سبز پھریرا دل کا
نقشِ پا ، خوب ہوا ، خوب ہوا ، خوب ہوا

''رَبِّ ھَب لِی'' کا سہارا جو ملا ہے ہمدم
امتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منسوب ہوا ، خوب ہوا

نعتیہ ''حبلِ متیں'' ہے مری بخشش ہمدم
یہ صحیفہ مرا مکتوب ہوا ، خوب ہوا

❁

خوابِ مدینِ عشق جزیرہ کیے ہوئے
چشمِ کرم کا نور ہے خیرہ کیے ہوئے

خوش بخت، خوش خیال ہیں خوش تاب، خوش نظر
دل میں وفورِ نعت ذخیرہ کیے ہوئے

بحرِ کرم سے بخت کے موتی نکال کر
دل رکھ دیا ہے بیچ میں ہیرا کیے ہوئے

نقشِ ثنائے پاک چمکتا ہے سامنے
لب پر درودِ عشق وتیرہ کیے ہوئے

جامیؒ سے اہلِ عشق زیارت کے شوق میں
پائے مراد رکھتے ہیں چیرہ کیے ہوئے

اصحاب و اہلِ بیت وفا کے چراغ ہیں
قلبِ حزیں کو قلبِ منیرہ کیے ہوئے

فیضانِ مصطفیٰ ﷺ ہے یہ نسبت علیؓ کی ہے
بوئے قلندری ہے عبیرہ کیے ہوئے

ہم سے غلام آخری امت کے باغ میں
رکھے گئے ہیں پھول کا زیرہ کیے ہوئے

لازم کیا گیا ہے سخن میں درودِ پاک
حرفِ دعا میں اجرِ کثیرہ کیے ہوئے

سنتے نہیں کسی کی بھی عشق رسول ﷺ میں
دنیا نہیں قبول مشیرہ کیے ہوئے

مصری کیے گئے ہیں عقیدت کے چند پھول
شانِ محمدی ﷺ میں خمیرہ کیے ہوئے

اک اسم ہے جو نقش ہے ہمدم خیال میں
اک جذب ہے لہو کو بھی شیرہ کیے ہوئے

قرآن کی صورت میں جو تنزیلِ کرم ہے
اک ذات پہ احسان ہے ، تکمیلِ کرم ہے

انعام کی بارش ہے کسی نام کے دم سے
جو سورہ ء رحمن میں ترتیلِ کرم ہے

خوش تاب ستارے سے بنا رنگِ دوعالم
انوارِ الٰہی سے یہ تشکیلِ کرم ہے

معراج کی شب طائرِ سدرہ بھی وہی ہے
دربارِ رسالت میں جو جبریلِ کرم ہے

قرآن کے لہجے میں محب بول رہا ہے
اظہارِ محبت ہے ، یہ تمثیلِ کرم ہے

آیاتِ الٰہی سے عیاں حسنِ مجسم
الحمد سے والناس میں تفصیلِ کرم ہے

یہ نعت فریضہ ہے ادا ہوتا رہے گا
ارشادِ الٰہی ہے یہ تعمیلِ کرم ہے

تقسیم کیے جاتے ہیں وہ رحمتِ عالم
ہر عہد کے انسان پہ زنبیلِ کرم ہے

ملتا ہے مجھے رزقِ سخن دستِ کرم سے
صد شکر درِ نعت پہ تسہیلِ کرم ہے

ہر کام اسی نام کی برکت سے ہوا ہے
یہ حرفِ دعا میرے لیے حیلِ کرم ہے

محمودِ خدا ، شافعِ محشر کی نظر سے
تقدیر بدلتی ہوئی تفضیلِ کرم ہے

یہ سبزہ ء دستار کبھی زرد نہ ہو گا
جب تک مرے سر پر یہ ابابیلِ کرم ہے

قرطاس کا سینہ ہو کہ احساس کا زینہ
روشن مرے ہر طاق میں قندیلِ کرم ہے

ہر نعت کی لے نغمہ ء داؤدؑ کا سر ہے
قرآن میں ، تورات میں ، انجیلِ کرم ہے

آنکھوں میں اسی دشت کے انوار کا نم ہے
صحرائے عرب ، حدِّ نظر نیلِ کرم ہے

دھڑکن سے لپٹتی ہیں درودوں کی صدائیں
ہمدم یہ مرے خون میں تحلیلِ کرم ہے

رہتے ہیں میرے خواب مدینے کے آس پاس
جیسے متاعِ دل ہو خزینے کے آس پاس

دھڑکن بلا رہی ہے مودّت کے شہر میں
موجِ رواں ہے دل کے سفینے کے آس پاس

محسوس کر رہا ہوں صدائے درود کو
بوئے گلابِ عشق ہے سینے کے آس پاس

کیسی کشش ہے گنبدِ خضریٰ کے رنگ میں
نورِ مبیں ہے سبز نگینے کے آس پاس

جب اہتمامِ نعت کی دل کو طلب ہوئی
الفاظ خود سجے ہیں قرینے کے آس پاس

روز ازل سے نعت رہی ہے خمیر میں
رزقِ سخن ہے دل میں دفینے کے آس پاس

ہر سانس چل رہی ہے مدینے کے نام پر
ہمدم نظامِ عشق ہے جینے کے آس پاس

❁

طیبہ ء جاں میں اعتکاف کرے
دل مودّت کا اعتراف کرے

کھل رہا ہے وہ حسنِ جانِ سخن
نعت کیا کیا نہ انکشاف کرے

سات رنگوں کا نورِ چشمِ کرم
دل میں اترے تو انعطاف کرے

پھر سے عشقِ رسول ﷺ زندہ ہو
آدمی جبر میں شگاف کرے

کون ہے پتھروں کی بارش میں
جاں کے دشمن کو بھی معاف کرے

سنتِ مصطفیٰ ﷺ پہ چلتے ہوئے
حج کرے دل مرا طواف کرے

جل رہا ہوں میں رحمتِ عالم ﷺ
مجھ پہ ابرِ کرم غلاف کرے

اس کا ایمان کب مکمل ہے؟
جو مودّت سے انحراف کرے

ظلمتِ شب سے نکلے ماہِ مبیں
آئنے سے جو گرد صاف کرے

دل کو اذنِ ثنا ملے ہمدم
نعت کو عین شین قاف کرے

حمد سے والناس تک ہے داستانِ مصطفیٰ ﷺ
نور سے لکھی گئی قرآں میں شانِ مصطفیٰ ﷺ

کون جانے حسنِ بحرِ بے کراں کی وسعتیں
ہر زمیں سے ماورا ہے ، آسمانِ مصطفیٰ ﷺ

دھوپ نگری کا سفر ہے ، راستہ دشوار ہے
سر پہ اوڑھے چل رہے ہیں سائبانِ مصطفیٰ ﷺ

ڈوب جانے کو چلے بحرِ کرم کی موج میں
بے کناروں کے لیے ہے بادبانِ مصطفیٰ ﷺ

نور کے پیکر ہوئے ، فردوس کے روشن چراغ
ارفع و اعلیٰ ہوا ہے خاندانِ مصطفیٰ ﷺ

ہر غلامِ مصطفیٰ ﷺ نسبت میں خورشید و قمر
روشنی کے استعارے خواجگانِ مصطفیٰ ﷺ

یہ مودّت کا فریضہ ہے ادب ، ایمان ہے
مومنوں کا دل رہا ہے قدردانِ مصطفیٰ ﷺ

حرمتِ ختمِ نبوت لازمی ہے حشر تک
ہر غلامِ مصطفیٰ ﷺ ہے پاسبانِ مصطفیٰ ﷺ

آیتِ اسمِ مبیں ، پڑھتے ہوئے ترتیل سے
حافظِ قرآن ٹھہرے ، ترجمانِ مصطفیٰ ﷺ

سبز گنبد کی چمک پھیلی ہوئی ہے دور تک
طیبۂ قلب و نظر ہے ، آستانِ مصطفیٰ ﷺ

چودہ صدیوں سے رواں ہے خدا کی راہ میں
آج تک بھٹکا نہیں ہے کاروانِ مصطفیٰ ﷺ

رحمتِ عالم کا چرچا ہے جدھر بھی دیکھیے
وہ جہانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے، یہ جہانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فاطمہ زہراؑ، علیؑ، حسنینؑ کے دم سے سجا
باغِ اہلِ بیت ہی ہے گلستانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ فقط معراج کا قصہ نہیں ہے آج بھی
گونجتی ہے آسمانوں میں اذانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سا کوئی حسیں، ہمدم! نہیں، کوئی نہیں
کائناتِ حسن کی ہے جان، جانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اک شمعِ فروزاں سے چمکتا ہوا دل ہے
طیبہ کے چراغوں میں دمکتا ہوا دل ہے

ہر سانس معطر ہے درودوں کی صدا سے
خوشبوئے مدینہ سے مہکتا ہوا دل ہے

کیا باد چلی ہے کہ فضا جھوم رہی ہے
کیا لہر اٹھی ہے کہ لہکتا ہوا دل ہے

خورشیدِ حرا کھینچ رہا ہے مری دھڑکن
خوش تاب ستارے پہ ہمکتا ہوا دل ہے

اک اسم کی برکت ہے کہ میں جینے لگا ہوں
اک نور کی برکت سے دھڑکتا ہوا دل ہے

احساس کا پانی ہے وہ آئنہ ء طیبہ
آنکھوں میں سرِ اشک چھلکتا ہوا دل ہے

خواہش کے مطابق میں کرم دیکھ رہا ہوں
پر نور نظاروں سے جھلکتا ہوا دل ہے

جتنا بھی مجھے گردشِ غم روک رہی ہے
طیبہ کی طرف اور سرکتا ہوا دل ہے

محسوس ہوا نعت میں نجّار کا لہجہ
اک دف کے ترنم پہ تھرکتا ہوا دل ہے

یوں ہی تو نہیں ناعتِ سرکارِ دوعالم ﷺ
حسانؓ کی نعتوں میں کھنکتا ہوا دل ہے

ہو چشمِ کرم ، اذنِ سفر ہو مجھے ہمدم
اک عمر سے ہجراں میں بلکتا ہوا دل ہے

اپنی معراج پہ وہ باعثِ تکریم ہوا
اک ستارہ جو سرِ لوحِ جہاں میم ہوا

وجہِ تخلیقِ دو عالم یہی نکتہ ٹھہرا
نور جب نقش ہوا ، نقش سے تجسیم ہوا

ہر زمانے پہ کرم آپ ﷺ کی نسبت سے رہا
رزق رحمت کے خزینے سے ہی تقسیم ہوا

کتنے بے نور چراغوں میں وہ خورشید ہوئے
جن کی انگلی سے قمر ٹوٹ کے دو نیم ہوا

بھائی سے بھائی ملاتے ہوئے قربت بخشی
یہ اخوت کا جہاں آپ ﷺ سے تنظیم ہوا

پڑ گئی جس پہ نظر اس کو ہی سیراب کیا
بادہ ءِ چشمِ کرم ، کوثر و تسنیم ہوا

خلق قرآن کی صورت میں لکھا تھا لیکن
آپ ﷺ کی سیرت و کردار سے تفہیم ہوا

دل نے آدابِ نبوت سے وہ عظمت پائی
آپ ﷺ کے در پہ جھکا خوگرِ تسلیم ہوا

آپ ﷺ کے نام سوا دنیا میں رکھا کیا ہے؟
حرفِ قرآں سے ہمیں درس یہ تعلیم ہوا

دل کی دھڑکن سے نمودار ہوا جو ہمدم
بر سرِ نعت وہی مصرعہ ء تعظیم ہوا

ادراک سرِ طیبہ ء جاں بول رہا ہے
دھڑکن میں درودوں کی صدا گھول رہا ہے

پروازِ تصور ہے مدینے کی فضا میں
بے بال پرندہ مرے پر کھول رہا ہے

سرشارِ قدم فرش پہ پڑتے ہی نہیں ہیں
طیبہ کے مضافات میں دل ڈول رہا ہے

سیراب مرا دل ہے سدا سبز رہے گا
دربارِ رسالت میں جو کشکول رہا ہے

غوں غوں میں، چہکنے میں درودوں کی صدا ہے
گنبد پہ پرندوں کا حسیں غول رہا ہے

ہونٹوں پہ گہر یاب درودوں کی لڑی ہے
قسمت کا دھنی حرفِ دعا رول رہا ہے

قدسی درِ اقدس پہ کھڑے مدح سرا ہیں
طیبہ میں بھی فردوس کا ماحول رہا ہے

ہمدم یہ عقیدت نہ ریاضت کا صلہ ہے
حسانؓ کا لہجہ ہے جو انمول رہا ہے

❁

ہر گھڑی نعت مرے قریہ ءادراک میں ہے
دل مرا، جان مری طیبہ ءادراک میں ہے

سبز گنبد کی ضیا صاف نظر آتی ہے
روشنی دل کی مرے دیدہ ء ادراک میں ہے

سر جھکائے چلا جاتا ہوں مدینے کی طرف
ایسا منظر بھی مرے کوچہ ءادراک میں ہے

ماورا باعثِ کن ہے مری حد سے آگے
حسن کا سرِّ نہاں سینہ ء ادراک میں ہے

نعت کہنا ہے کسی تیغ پہ چلنا جیسے
یہ نزاکت بھی کسی شیشہ ء ادراک میں ہے

تیری آنکھ مجھے طالبِ دیدار کرے
بزمِ کونین مرے حلقہ ء ادراک میں ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے ایمان مکمل میرا
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ جلی کلمہ ءادراک میں ہے

نعت کے دم سے مرے دل میں سریلا پن ہے
طرزِ داؤد مرے نغمہ ء ادراک میں ہے

پھول ہوتا چلا جاتا ہے نظر کا ریشم
شربتِ کوثرِ جاں ، بادہ ء ادراک میں ہے

پاک انگلی سے نکلتا ہوا دریا دیکھوں
موجہ ء بحرِ کرم ، چشمہ ء ادراک میں ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق ہے، الحمد سراپا قرآں
حسنِ کردار اسی نکتہ ء ادراک میں ہے

رمزِ لولاک سے کھلتا ہے ستارا دل کا
نقشِ تخلیقِ جہاں جلوہ ء ادراک میں ہے

جو بوسیری نے سرِ خواب سنایا ہو گا
وہ قصیدہ بھی مرے حجرہ ءادراک میں ہے

دل درودوں کی صداؤں میں وضو کرتا ہے
آبِ زم زم تو مرے کوزہ ءادراک میں ہے

سانس لیتا ہوں مدینے کے دبستانوں میں
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دور ہی آئینہ ءادراک میں ہے

دل جو پڑھتا ہے تو پڑھتا ہی چلا جاتا ہے
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسمِ مبیں خطبہ ءادراک میں ہے

خاص الہام ہے دھڑکن کا وظیفہ ہمدم
نعتیہ حسنِ سخن مصرعہ ءادراک میں ہے

❁

ریزہ ء حرف سے اک نعت کشیدہ کرنا
کتنا خوش تاب ہے؟ احساس دمیدہ کرنا

نعت قرطاس پہ لکھنے کا ارادہ ہے مرا
اے قلم ! خود کو سرِ حرف خمیدہ کرنا

حسنِ تشبیب کا نم ، حسنِ طلب کا دم ہے
صدقہ ء عجزِ سخن دے کے قصیدہ کرنا

میرا پیغام صبا لے کے مدینے جانا
مصرعہ ء نعت مرے دل کا جریدہ کرنا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیرت وکردار سے یہ درس دیا
حسنِ اخلاق سے اوصاف حمیدہ کرنا

حسنِ تقدیس نگاہوں سے نظر بھی آئے
ذکرِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باہم دل و دیدہ کرنا

نسبتِ نقش کف پا کا تقاضا یہ ہے
خاکِ طیبہ کو عقیدت کا ملیدہ کرنا

مدحِ محبوب خدا ہے یہ ذرا دھیان رہے
صنعتِ بندشِ الفاظ چنیدہ کرنا

عرصہ ءجاں میں کوئی موجہ ءگل بھی اترے
محوِ خوشبوئے مدینہ گلِ چیدہ ! کرنا

سبز گنبد کا نظارہ ہی مجھے کافی ہے
خواب در خواب یہی عید رسیدہ کرنا

رنگ لائے گا مرے دل کا شکستہ ہونا
ہجرِ سرکار ﷺ میں دھڑکن کو دریدہ کرنا

طیبہ ء جاں میں اگر اذنِ سخن ہو ہمدم
اشک آنکھوں میں لیے قلب نمیدہ کرنا

مطلعِ صبحِ نور آپ ﷺ ہوئے
ہر جہاں کا ظہور آپ ﷺ ہوئے

وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں آپ ﷺ
رمزِ بعث و نشور آپ ﷺ ہوئے

حسنِ بود و نمود کا ریشم
لختِ سدرہ کا بور آپ ﷺ ہوئے

حسنِ کامل کی جستجو کے لیے
آدمی کا شعور آپ ﷺ ہوئے

دین و ایماں کا محور و مرکز
حاصلِ جاں حضور ﷺ آپ ﷺ ہوئے

حرفِ قرآں ہے ہر صحیفے میں
حسنِ لحنِ زبور آپ ﷺ ہوئے

آپ ﷺ کی نعت نغمہ ء دل ہے
دھڑکنوں کا سرور آپ ﷺ ہوئے

دل پہ مے خانہ ء حیات کھلا
جب شرابِ طہور آپ ﷺ ہوئے

ابتر و بے مراد ٹھہرا ہے
جس کے دل سے بھی دور آپ ﷺ ہوئے

ہر گھڑی آپ ﷺ کا تصور ہے
میرا فخر و غرور آپ ﷺ ہوئے

آپ ﷺ کی ذات پر کروڑوں سلام
ذکرِ ربِّ غفور آپ ﷺ ہوئے

مر کے پاتے ہیں روشنی ہمدم
صبحِ اہلِ قبور آپ ﷺ ہوئے

چراغِ طیبہء جاں کی ضیا کہاں تک ہے
خبر نہیں ہے کہ جود و سخا کہاں تک ہے

ہر اک جہاں پہ کرم ہیں وہ رحمتِ عالم
وفورِ چشمِ کرم کی ادا کہاں تک ہے

سماعتوں میں بھی خوشبو سنائی دیتی ہے
درودِ دل کی مہکتی صدا کہاں تک ہے

یہ راز ہم پہ کھلا ہے سرِ شبِ معراج
عروجِ عشق میں پائے رسا کہاں تک ہے

جہاں جہاں ہے خدائی ، وہاں وہاں ہے درود
نوائے ذکرِ حبیبِ خدا کہاں تک ہے

کہاں کہاں نہیں دیکھا وہ گنبدِ خضریٰ
دل و نظر میں درِ مصطفیٰ ﷺ کہاں تک ہے

جہانِ خواب میں رہتا ہے نعتیہ موسم
مرا شعور بھی مدحت سرا کہاں تک ہے

فروغِ اسوہ ء کامل دکھا رہا ہے مجھے
مدینِ عشق میں جلوہ نما کہاں تک ہے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک دکھا دیا سب نے
خدا کی راہ میں صبر و رضا کہاں تک ہے

ادھر ادھر کی فضا میں بھٹک نہیں سکتا
مجھے یقیں ہے کرم کی ردا کہاں تک ہے

ظہورِ حسنِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کہاں کہاں ہمدم
کہ ابتدا ہے کہاں ؟ انتہا کہاں تک ہے؟

❁

ظلمتِ شب میں ڈوبا ہوا تھا جہاں، زندگی مل گئی آپ ﷺ کے نام سے
بامِ عالم پہ چھایا تھا وہم و گماں، آگہی مل گئی آپ ﷺ کے نام سے

جب محب کی محبت کا عقدہ کھلا، حسنِ محبوبِ عالم کا پردہ کھلا
کن سے ظاہر ہوا جب وہ سرِّ نہاں، بودگی مل گئی آپ ﷺ کے نام سے

وجہِ تخلیقِ جہاں، باعثِ کن فکاں، تاج دارِ جہاں، والیِ انس و جاں
سج گئے آپ کے دم سے کون و مکاں، سروری مل گئی آپ ﷺ کے نام سے

کوئی آتش کدہ جل رہا تھا یہاں، جبرِ کبر و ریا پل رہا تھا یہاں
کیا چراغاں ہوا؟ چھٹ گیا سب دھواں، روشنی مل گئی آپ کے نام سے

بوجہل کی جہالت کے بت مٹ گئے، بولہب کی عداوت کے بت مٹ گئے
کعبہء جاں سے اٹھنے لگی وہ اذاں، نغمگی مل گئی آپ ﷺ کے نام سے

جبر تھا، ظلم تھا، کرب تھا، درد تھا، کفر کے دور میں ہر کوئی زرد تھا
رنگ نکھرا، بدلتا گیا وہ سماں، سبزگی مل گئی آپ ﷺ کے نام سے

ظاہری انتظامِ شریعت ہوا، باطنی اہتمامِ طریقت ہوا
سوئے منزل عرب سے چلا کارواں، رہبری مل گئی آپ ﷺ کے نام سے

فصل صدیقؓ ہے، باغ فاروقؓ ہے، گلستانِ علیؓ، نخل عثمانؓ ہے
پھول کھلنے گئے، مٹ گئی ہے خزاں، تازگی مل گئی آپ ﷺ کے نام سے

کوئی حبشیؓ ہوا ، کوئی قرنیؓ ہوا ، کوئی جامیؒ ہوا ، کوئی رومیؒ ہوا
موجِ بحرِ کرم ہو گئی بے کراں ، بے خودی مل گئی آپ ﷺ کے نام سے

حمد سے ناس تک نعت ہی نعت ہے، کلمہء خاص تک نعت ہی نعت ہے
ہے بلیغ و فصیح حرفِ حسنِ بیاں، چاشنی مل گئی آپ ﷺ کے نام سے

رب کی سنت ہوا ہے درود و سلام ، وجہ رحمت ہوا ہے درود و سلام
ہر گھڑی ذکرِ صلِّ علیٰ ہے رواں، بندگی مل گئی آپ ﷺ کے نام سے

گلشنِ مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کھل گیا ، مجھ کو ہمدم وہ رزقِ سخن مل گیا
نعت ہونے لگی ٹوٹی پھوٹی زباں، شاعری مل گئی آپ ﷺ کے نام سے

آپ ﷺ سا کوئی نہیں ! اے رحمۃ اللعالمیں ﷺ
بے مثل ہیں بالقیں ، اے رحمۃ اللعالمیں ﷺ

رونقِ شہرِ حرم ، گنجینہ ء جود و کرم
سرورِ شہرِ مدیں ، اے رحمۃ اللعالمیں ﷺ

صورتِ قرآن ہے ، تو حاصلِ ایمان ہے
نسخہ ء اسرارِ دیں ، اے رحمۃ اللعالمیں ﷺ

مظہرِ نورِ خدا ، شمس الضحیٰ ، بدرالدجیٰ
ریشمِ حبلِ متیں ، اے رحمۃ اللعالمیں ﷺ

دف بجاتے بام پر نجّار بچوں نے کہا
مرحبا صد آفریں ! اے رحمتہ اللعالمیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سر پر امام الانبیا کا تاج ہے
تاج دارِ مرسلیں ، اے رحمتہ اللعالمیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جلوہ ء خیر البشر ہے چشمہِ ء نورِ سحر
عیدِ صبحِ اوّلیں ، اے رحمتہ اللعالمیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

طائرِ سدرہ پہ کھولے نقشِ اسرارِ خودی
رہبرِ روح الامیں ، اے رحمتہ اللعالمیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اسوہ ء حسنہ کی لو سے دل منور ہو گئے
سب کہیں صادق ، امیں ، اے رحمتہ اللعالمیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چشمہ ء آبِ کرم ، جوئے حرم ، نہرِ ارم
مرکزِ بحرِ یقیں ، اے رحمتہ اللعالمیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آسماں کو آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر ناز ہے
فخر کرتی ہے زمیں ، اے رحمۃ اللعالمیں ﷺ

چشمِ جبرائیل نے دیکھا جسے افلاک میں
چشمہ ء نورِ جبیں ، اے رحمۃ اللعالمیں ﷺ

سنتِ حسانؓ پر ہمدم قلم بردار ہے
نعت ہے نقشِ مبیں ، اے رحمۃ اللعالمیں ﷺ

فیضانِ رمضان المبارک ۲۰۲۴ء

جلوہ نما ہوا ہے پر نور کوئے طیبہ
آئنہ ء جہاں میں روشن ہے روئے طیبہ

دل سیر ہو رہا ہے ، آنکھوں میں تشنگی ہے
سیراب کر رہی ہے اک آب جوئے طیبہ

ہر نقش بولتا ہے ، کیا رمزِ آگہی ہے
اک قافلہ چلا تھا بطحا سے سوئے طیبہ

ہر پھول کھل رہا ہے ، کلیوں میں تازگی ہے
گل زارِ زندگی سے آتی ہے بوئے طیبہ

حیرت سے دیکھتی ہے ، تاریخ پوچھتی ہے
بدر و احد میں گونجا کیا حرفِ ہوئے طیبہ

احساس کی نمو میں گنبد کی سبزگی ہے
قرطاس پر قلم نے کھینچا ہے موئے طیبہ

مکہ سے کربلا تک ایماں کی روشنی ہے
ہر اک غلام دل نے پائی ہے خوئے طیبہ

لبیک کی صدا پر دھڑکن پکارتی ہے
دل میں بسی ہوئی ہے اک آرزوئے طیبہ

لاریب مصطفےٰ ﷺ کا اک معجزہ یہی ہے
یثرب کو مل گئی ہے بس آبروئے طیبہ

کیسے بتاؤں ہمدم ؟ کیا لو لگی ہوئی ہے؟
ہر جستجو سے بڑھ کر ہے جستجوئے طیبہ

❁

نعت کہنے کی سعادت مل گئی
جیسے جنت کی بشارت مل گئی

آپ ﷺ کے نقشِ قدم روشن ہوئے
آئنے کو بھی حقیقت مل گئی

آپ ﷺ کا حسنِ شمائل کیا کہیں
صورت و سیرت کو وحدت مل گئی

ربِّ ھَب لِی اُمّتی جب کہہ دیا
عاصیوں کو بھی شفاعت مل گئی

حلم ، عفو و در گزر ، صبر و رضا
آپ ﷺ کے در سے محبت مل گئی

مدحتِ سرکار ﷺ میں قرآں ہوا
حرف کو بھی شان و شوکت مل گئی

چشمِ رحمت کی نظر معراج ہے
جس کو دیکھا اس کو عظمت مل گئی

رحمت اللعالمین ﷺ کی شان ہے
سب جہاں والوں کو رحمت مل گئی

آپ ﷺ کا رستہ خدا کا دین ہے
مرحبا ! راہِ ہدایت مل گئی

آپ ﷺ کی صورت رخِ قرآن ہے
جس نے پڑھ لی اس کو جنت مل گئی

اس کی بیعت ہے خدا کے نام پر
آپ ﷺ کی جس کو اطاعت مل گئی

طیبہ ء جاں سے مودّت ہو گئی
دل کو ہمدم خاص نسبت مل گئی

لبیک یارسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نعرہ لگا کے چل
سر پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کا جھنڈا اٹھا کے چل

ظلمت کدے میں گھور اندھیروں کا راج ہے
دل میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق کی شمع جلا کے چل

روشن وہی ہے جس میں کفِ پا چراغ ہے
سینے پہ نقشِ پاک کا تمغہ سجا کے چل

قسمت پہ ناز کر کے بلایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے
طیبہ کے راستے میں ذرا مسکرا کے چل

آدابِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تقاضا ہے بس یہی
دل فرشِ راہ کرتے ہوئے سر جھکا کے چل

باغِ مدینِ عشق میں کیا ہے بہار ؟ دیکھ !
گل زارِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں کبھی لہلہا کے چل

یہ پھول تازگی میں فقید المثال ہے
احساس میں درود کی خوشبو بسا کے چل

توحید کا سبق ہے صراطِ رسول ﷺ پر
دل کے صنم کدے سے بتوں کو مٹا کے چل

اس راستے میں ثور بھی ، بدر و احد بھی ہے
ہجرت کا راستہ ہے یہ پاؤں جما کے چل

کردار میں نبی ﷺ کی محبت دکھائی دے
کیسے ہمک رہا ہے ترا دل دکھا کے چل

دل میں اگر بسی ہے عقیدت رسول ﷺ کی
چل ! شاہِ کربلا سے مودّت نبھا کے چل

دنیا ترس رہی ہے محبت کی بات کو
ہمدم سخن ملا ہے تو نعتیں سنا کے چل

سبز گنبد کی شان ، کیا کہنے
حسنِ عالم کی جان ، کیا کہنے

ہر تجلی کا استعارہ ہے
نور کی آن بان ، کیا کہنے

جانِ رحمت ہیں ، رحمتِ عالم ﷺ
تاجِ دار جہان ، کیا کہنے

معجزہ ہے کہ فلسفہ معراج
اک بشر کی اڑان ، کیا کہنے

اوج پر ہیں شمائلِ حسنیٰ
حسن کے ترجمان ، کیا کہنے

جو کہا وہ حدیث ہے لاریب
ایسا حسن بیان ، کیا کہنے

کعبہ ء دل میں بت شکن کے بعد
مٹ گئے سب گمان ، کیا کہنے

طیبہ ء جاں میں گونجتی ہے ابھی
اک بلالیؓ اذان ، کیا کہنے

آ گئے دامنِ شفاعت میں
بے کسوں کی امان ، کیا کہنے

استغاثہ مرا شفاعت ہے
آپ ﷺ ہیں درمیان ، کیا کہنے

آپ ﷺ کا نام دل کی دھڑکن ہے
اے مرے مہربان ، کیا کہنے

آپ ﷺ کا ہے وجود بے سایہ
نور کے سائبان ، کیا کہنے

مجھ کو ہمدم ہے ناز اردو پر
نعت ہوتی زبان ، کیا کہنے

سیرت میں خوش خصال ہے صورت جمال رنگ
دنیا میں بے مثال ہے وہ بے مثال رنگ

پر نور ہو رہی ہے سماعت زمین کی
اترا ہے آسمان سے شیریں مقال رنگ

قرآن میں نہاں بھی عیاں ہو گیا سبھی
سیرت میں آ گیا ہے وہ صورت مثال رنگ

انوارِ آگہی میں ہے جلوہ کیے ہوئے
آئینہ ء جمال میں ہے ہم خیال رنگ

چشمِ کرم پڑی ، مجھے سر سبز کر گئی
گل زارِ قلب و جاں میں ہوئے ہیں نہال رنگ

لب پر دعا یہی ہے کہ عشقِ رسول ﷺ میں
کردار میں بسا ہو وہ اصحاب و آل رنگ

آنکھیں نمازِ عشق کی سچی گواہی دیں
دل کی اذان میں ہو وہ سوزِ بلالؓ رنگ

اجلا سفید رنگ پیامِ رسول ﷺ ہے
پرچم پہ روشنی کا دیا ہے ہلال رنگ

پوچھا جو خود حبیب کو پہلے بتا دیا
اسلوبِ حرفِ عشقِ خدا ہے سوال رنگ

یہ خوش خیال رنگ نمودِ بہار ہے
رکھا ہوا ہے عشقِ نبی ﷺ نے بحال رنگ

مجھ کو درِ نبی ﷺ سے بلاوا بھی آئے گا
بدلیں گے ایک روز مرے ماہ و سال رنگ

اس شان سے وہ طیبہء جاں میں عیاں ہوئے
ہمدم سمجھ سکا نہ کوئی با کمال رنگ

اول کلام یہ ہے ثنائے رسول ﷺ میں
قرآن بولتا ہے صدائے رسول ﷺ میں

امن و اماں کا درس دیا ہے حضور ﷺ نے
رحمت برس رہی ہے نوائے رسول ﷺ میں

تخلیقِ کائنات کا محور صدائے کن
حرفِ خدا نہاں ہے بنائے رسول ﷺ میں

معراج مل گئی ہے نفوسِ جمال کو
تطہیر ہو گئی ہے قبائے رسول ﷺ میں

اک آب جوئے چشمہء رحمت ہے بس یہی
خیرِ کثیر ہے جو عطائے رسول ﷺ میں

وہ جن سے کائنات کی ہر شے جمیل ہے
خالق نے خاص رنگ دکھائے رسول ﷺ میں

دنیا کی نعمتیں ہوں کہ جنت کی عظمتیں
سب کچھ رکھا ہوا ہے وفائے رسول ﷺ میں

جب رَبِّ ھَب لِی اُمّتی سجدے میں کہہ دیا
بخشش مری ہوئی ہے دعائے رسول ﷺ میں

ہر غم کا ہے علاج ، پڑھو ہر گھڑی درود
ہر درد کی دوا ہے شفائے رسول ﷺ میں

ہر شے سے معتبر ہے مودّت رسول ﷺ کی
ایمان کی بقا ہے رضائے رسول ﷺ میں

مجھ کو درِ رسول ﷺ سے نسبت پہ ناز ہے
مجھ کو گنا گیا ہے گدائے رسول ﷺ میں

ہمدم زکوٰۃِ حسن ہے جلوہ رسول ﷺ کا
سارے جہاں سجے ہیں ضیائے رسول ﷺ میں

❁

طرحی مصرعے پہ نعت کہتے ہیں
دل کے کہنے پہ نعت کہتے ہیں

جن کا سایہ ہے سب جہانوں پر
ان کے سائے پہ نعت کہتے ہیں

جس اشارے سے چاند ٹوٹا تھا
اس اشارے پہ نعت کہتے ہیں

طیبہ ء جاں میں نور اترتا ہے
جب مدینے پہ نعت کہتے ہیں

جس میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا ہے
ہر صحیفے پہ نعت کہتے ہیں

دھڑکنیں بھی سلام پڑھتی ہیں
دل دھڑکنے پہ نعت کہتے ہیں

ان کا رستہ خدا کا رستہ ہے
ان کے رستے پہ نعت کہتے ہیں

دل پہ مدحت کی رمز کھلتی ہے
جب کنائے پہ نعت کہتے ہیں

دل میں شمع درود روشن ہے
ہم اجالے پہ نعت کہتے ہیں

ان سے منسوب ہو گیا جو بھی
ہر حوالے پہ نعت کہتے ہیں

جو چمکتا تھا آسمانوں میں
اس ستارے پہ نعت کہتے ہیں

نعت کہنا خدا کی سنت ہے
ایک نکتے پہ نعت کہتے ہیں

جس پہ قرآن کا نزول ہوا
ان کے سینے پہ نعت کہتے ہیں

زندگی ہے یہ شاعری ہمدم
سانس لینے پہ نعت کہتے ہیں

پھول سے رنگ ، بہاروں سے مہک ملتی ہے
نعت کہنے کو مدینے سے کمک ملتی ہے

حسنِ عالم کے خد و خال بنے جاتا ہوں
کتنے رنگوں سے وہ پر نور دھنک ملتی ہے

اک ستارے سے چمکتی ہے ہماری دنیا
چاند کو حسن ستاروں کو دمک ملتی ہے

قلب گلزارِ مدینہ سے نمو پاتا ہے
موج شاخوں کو ، پرندوں کو چہک ملتی ہے

معجزہ سیرت وصورت میں نظر آتا ہے
حسنِ اخلاق سے قرآں کی جھلک ملتی ہے

یوں مدینے کے تصور میں جیے جاتا ہوں
نبض چلتی ہے مرے دل کو ہمک ملتی ہے

سب جہانوں میں چمکتا ہے چراغِ عالم
جس کو معراج سرِ اوجِ فلک ملتی ہے

سبز گنبد پہ وہی نورِ سحر اترا ہے
روشنی جس سے ہمیں حشر تلک ملتی ہے

پتے پتے سے درودوں کی صدا آتی ہے
غنچے غنچے میں محبت کی چٹک ملتی ہے

اشک آنکھوں میں اترتے ہی سکوں ملتا ہے
ہجرِ طیبہ میں عجب دل کو کسک ملتی ہے

طیبہ ء جاں سے ملاقی ہے ہماری منزل
دل کی سرحد سے یہی ایک سڑک ملتی ہے

مصرعہ ءنعت مرے لب پہ چلا آتا ہے
دل کو حسانؓ کے لہجے سے کھنک ملتی ہے

دل پہ کھلتا ہے حسیں نور کا پیکر ہمدم
حرف کو تاب تو مصرعے کو چمک ملتی ہے

❁

❁

دل میرا مدینہ ہے، جاں میری مدینہ ہے
طیبہ جسے کہتے ہیں، رحمت کا خزینہ ہے

قدسی بھی محبت سے یاسیں جسے کہتے ہیں
قرآن جہاں اترا، سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ ہے

ہم بدر سے گزرے ہیں، احزاب سے گزرے ہیں
آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں ہر موج سفینہ ہے

عظمت کی بلندی پر خود رب نے بلایا ہے
معراج کی منزل ہے، افلاک کا زینہ ہے

آنکھوں کی طراوت ہے، دھڑکن کی مودّت ہے
وہ گنبد خضریٰ بھی پر نور نگینہ ہے

لبیک کہا دل سے، لبیک کہاں جاں سے
آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں مرنا بھی تو جینا ہے

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت میں قرآن کا جلوہ ہے
سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت میں جینے کا قرینہ ہے

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت کا سمندر ہے
ہر موج کے سینے میں نایاب دفینہ ہے

ہر روز مجھے ہمدم ، اک نعت عطا ہو گی
سرشار مرا دل ہے، رمضاں کا مہینہ ہے

❁

صراطِ عشق سے ملتا ہے راستہ دل کا
جڑا ہے طیبہ ء جاں سے معاملہ دل کا

سرائے جاں میں چمکتا ہے کتنی صدیوں سے
چراغِ نور سے روشن ہے طاقچہ دل کا

نبی ﷺ کا ذکر مرا دم بحال رکھتا ہے
شعورِ نعت سے چلتا ہے سلسلہ دل کا

گمانِ دشت سے کب میں نکلنے والا تھا
کرم کی آنکھ سے چمکا ہے آئنہ دل کا

یہ کاروانِ وفا ہے بھٹک نہیں سکتا
مدینِ عشق سے نکلا ہے قافلہ دل کا

میں اوجِ فکر کی معراج تک پہنچتا ہوں
بس ایک نام سے کھلتا ہے زاویہ دل کا

درودِ قلب ریاضت ہے، عین عبادت ہے
ملا مراد کی منزل سے قافیہ دل کا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھتا ہے
رکھا ہوا ہے مودّت سے رابطہ دل کا

وہ دم جو گنبدِ خضریٰ کے گرد ہمکتا ہے
اس ایک دم سے مکمل ہے دائرہ دل کا

درودِ پاک کی کلیاں نہال رکھتی ہیں
وفورِ نعت سے ہوتا ہے تزکیہ دل کا

فشارِ خون درودوں سے معتدل ہے مرا
خدا کا شکر ! نہیں کوئی مسئلہ دل کا

جو نعت دل سے نکلتی ہے خاص ہوتی ہے
یہی ہے بابِ محبت میں تذکرہ دل کا

مجھے عطا کیا جاتا ہے نعت کا مصرع
سخن وری تو نہیں ہے یہ معجزہ دل کا

یہ معجزہ ہے درود و سلام کا ہمدم
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے میٹھا ہے ذائقہ دل کا

۞

چشمِ کرم سے نعت کا انداز اور ہے
ہر ناعتِ رسول ﷺ کا اعزاز اور ہے

جو کچھ کہا حدیث ہے، قرآن ہے وہی
لہجہ مرے حبیب ﷺ کا آواز اور ہے

معراجِ مصطفیٰ ﷺ سے عجب معجزہ کھلا
سدرہ کے بعد طاقتِ پرواز اور ہے

سائنس کو کیا خبر؟ ہیں محب اور حبیب ﷺ کیا؟
تخلیقِ کائنات کا آغاز اور ہے

تفسیر ہو نہیں سکی حرفِ نیاز کی
رمزِ مقطعات کا ہم راز اور ہے

ہوش و خرد میں در کی غلامی الگ سہی
لیکن اویس قرنیؓ سا جانباز اور ہے

ورنہ غلامِ عشق کی اوقات کیا بھلا؟
طیبہ سے جڑ گیا ہے تو ممتاز اور ہے

یہ کائناتِ حسن ہے یا حسنِ کائنات
اس حسن کی زکوٰۃ کا غمّاز اور ہے

آقا ﷺ بلائیں گے تو مدینے کو جائیں گے
یہ منفرد سی دعوتِ شیراز اور ہے

پہنچے گی بارگاہِ رسالت میں دل کی لے
مضراب اور ہے نہ مرا ساز اور ہے

عرشِ عظیم پر بھی ہے جھنڈا رسول ﷺ کا
اس نقشِ پائے عشق کا اعجاز اور ہے

کیفیتِ سخن ہے کوئی اور ہی جہاں
جانِ سخن ہے اور سخن ساز اور ہے

کچھ اور ہی چبھن ہے نگاہِ رسول ﷺ کی
ہمدم ہمارے دل پہ نگہ ناز اور ہے

حرفِ کرم ہے شانِ رسالت مآب میں
دل نعت کہہ رہا ہے مرا انتساب میں

قرآن کے حروف ہدایت کے پھول ہیں
خیرالوریٰ کا ذکر ہے ام الکتاب میں

چشمِ کرم نے طیبہ ء جاں سے ملا دیا
ورنہ دل و نگاہ تھے خواب و سراب میں

دشمن بھی ان کے خلق کا منکر نہ ہو سکا
صادق ہیں وہ امین ہیں سیرت کے باب میں

دنیا کا خوف ہے نہ قیامت کا ڈر کوئی
رحمت پڑی ہوئی ہے حساب و کتاب میں

گمراہ کر سکیں گے نہ وہم و گماں ہمیں
کردارِ مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے ہمارے نصاب میں

دیدارِ مصطفیٰ ﷺ پہ بھروسا ہے قبر میں
مشکل کو حل کریں گے سوال و جواب میں

ابرِ کرم سے داغ دھلیں گے ، یقین ہے
رحمت کی ایک بوند ملے گی ثواب میں

قوسین میں چھپے ہیں جو راز و نیاز ہیں
معراج کو خدا نے رکھا ہے حجاب میں

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں انگشت پر
تخفیف ہو گئی بو لہب کے عذاب میں

کتنے حسیں لقب سے پکارے گئے حضور ﷺ
کتنی محبتیں ہیں خدا کے خطاب میں

یوں ہی نہیں ریاستِ طیبہ کہیں بنی
حبِّ رسول ﷺ چاہیے اس انقلاب میں

سرکارِ دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامن کو تھام لو
میثاقِ زندگی ہے اسی انتخاب میں

خوش تاب کر دیا ہے وفورِ درود نے
کیا لو ہمک رہی ہے مرے اضطراب میں

سرچشمۂ حیات ہے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی
صدیوں کی روشنی ہے اسی اکتساب میں

شمس الضحیٰ کا نور ہے بدرالدجیٰ کا رنگ
مہتاب میں چمک ہے نہ لو آفتاب میں

ہمدم زکوٰۃِ حسن ہے کس کے وجود کی
خوشبو ہے کس بدن کی جہانِ گلاب میں

دین کے مالک نے کامل دیں مکمل کر دیا
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخر میں بھیجا، سب سے افضل کر دیا

جان و دل کی روشنی، بس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، بس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
زندگی کا مسئلہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حل کر دیا

طائفِ دل جہل کے بحرِ خزاں میں غرق تھا
پڑ گئی چشمِ کرم تو سبز جنگل کر دیا

سبز دھرتی ہے، دلوں کی کھیتیاں شاداب ہیں
طیبہ ء جاں کی ہواؤں نے ہرا تھل کر دیا

بندگی ہی بندگی میں نعت گوئی ہو گئی
مدحتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایمان کا پھل کر دیا

بچے بچے کی زباں پر بھی درودِ پاک ہے
محفلِ میلاد نے جنگل میں منگل کر دیا

ہر جگہ بس اک چراغِ ہاشمی کی دھوم ہے
چہرہ ء شمس الضحیٰ پر نور مشعل کر دیا

گلستانِ آمنہ کے پھول کی کیا بات ہے
چار سو مہکا چمن ریحان و سنبل کر دیا

آنکھ گنبد پر لگی ہے ، دل مدینے کی طرف
وقت کا لمبا سفر بھی مختصر پل کر دیا

دھڑکنیں گرمِ سفر ہیں باریابی کے لیے
کس تجلی نے مرے سینے کو منقل کر دیا

اب مرے احساس کا محور درِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے
یوں مدینِ عشق میں خود کو مقفل کر دیا

نعت کا مصرع مجھے ہمدم عطا ہونے لگا
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف نے وجدان صیقل کر دیا

❁

حرفِ کرم کے لیے آغاز دیا ہے
مدحتِ سرکار ﷺ کا انداز دیا ہے

فرطِ محبت سے نعت کہنے لگا دل
چشمِ کرم نے مجھے اعزاز دیا ہے

امّتِ محمدی ﷺ میں نام مرا ہے
رحمتِ عالم ﷺ نے مجھے ناز دیا ہے

ہر گھڑی طیبہ کے تصور میں جیا ہوں
دل نے مجھے جذبہ ء پرواز دیا ہے

نعمتِ عظمیٰ ہیں مرے والیِ کوثر
سرورِ کونین ﷺ نے اعجاز دیا ہے

موسیٰؑ و ہارونؑ کی رب نے مثال دی
آپ ﷺ کو صدیقؓ سا ہم راز دیا ہے

سارے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں بنائے
جو بھی دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ممتاز دیا ہے

ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مری آنکھوں میں نمی ہے
مصرعہ ء تر نعت کا غمّاز دیا ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رستے پہ سر کٹا کے جان دی
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شبیرؓ سا جانباز دیا ہے

دل کی صدا پر سلام پڑھنے لگا ہوں
حسنِ طلب نے مجھے کیا ساز دیا ہے

ٹوٹے ہوئے دل کو تسلی ہے یہ ہمدم
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مجھے دم ساز دیا ہے

❁

نبی ﷺ کے نام سے روشن کلام رکھا ہے
دل و نظر میں درود و سلام رکھا ہے

تمام جن و بشر ، انبیا ، فرشتے گواہ
خدا نے آپ ﷺ کو سب کا امام رکھا ہے

حضور ﷺ آپ کی نسبت پہ ناز کرتا ہوں
مرا نصیب کہ در کا غلام رکھا ہے

خدا نے حسنِ محمد ﷺ بیان کرتے ہوئے
کتابِ نور میں اپنا پیام رکھا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ایک تجلی ہمارے دل کی طرف
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! طیبہ ء جاں میں قیام رکھا ہے

بس ایک چشمِ کرم پر نگاہ رکھی ہے
بس اک یقینِ شفاعت مدام رکھا ہے

خدا کا نام جہاں ہے وہاں درود و سلام
اذاں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چرچا دوام رکھا ہے

بس ایک اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی حاصلِ کل ہے
جسے کریم نے خیر الانام رکھا ہے

وہ جس سے شمس و قمر بھی زکوٰۃ لیتے ہیں
چراغِ نور میں حسنِ تمام رکھا ہے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام ازل ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام ابد
یہ اہتمامِ جہاں صبح و شام رکھا ہے

سفر شعور کا طیبہ کی سمت جاری ہے
اسی طلب نے ہمیں خوش خرام رکھا ہے

خدا نے مومن کامل کو بخش دی معراج
وہ جس کا عرش پہ اعلیٰ مقام رکھا ہے

یہ نعت توشہ ءآخر ہے اس لیے ہمدم
برائے صدقہ ء جاں اہتمام رکھا ہے

کیفیتِ سخن میں سبیلِ کرم چلے
پڑھتے ہوئے درود مسلسل قلم چلے

احساس میں نمودِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہو
دھڑکن کی پیروی کو وہ نقشِ قدم چلے

کعبہ کا حسن ، گنبدِ خضریٰ کا نور تھا
طیبہ کے قافلے جو بہ راہِ حرم چلے

خوابوں میں پل رہی تھی مدینے کی آرزو
صدقہ دل و نگاہ کا ، سوئے ارم چلے

رفتارِ زندگی ہے درود و سلام سے
دھڑکن میں ایک نام سے یہ زیر و بم چلے

کیا جذبۂ جنوں تھا پیامِ رسول ﷺ میں
کیسے صراطِ عشق پہ عرب و عجم چلے

ہجرت کے راستے میں اخوت کا راز تھا
طیبہ نشیں ہوئے سبھی مل کر بہم چلے

دنیا و آخرت میں شفاعت کی آس پر
چشمِ کرم کا دل میں لیے ہم بھرم چلے

ظلمت کی منڈیوں میں لگا کر تو دیکھ لو
سکّہ مرے نبی ﷺ کا خدا کی قسم چلے

دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں ادب کا اصول تھا
''اُنظرنا حالنا'' کی صدا کر کے ہم چلے

کربل میں کاروانِ مودّت کے حیدری
سر پر اٹھا کے نقشِ وفا کا علم چلے

بوذرؓ ہو یا بلالؓ ہو ، قرنیؓ ہو یا حسینؓ
سب داستانِ صبر و رضا کر رقم چلے

ذکرِ رسول پاک ﷺ نے خوش تاب کر دیا
ہمدم وفورِ نعت سے سب درد و غم چلے

سر پہ رہتا ہے وہ آسمانِ کرم
خیمہ ء نور ہے سائبانِ کرم

مرحبا ! مرحبا ! سیدی ، مرشدی
دوسرا کون ہے ؟ ترجمانِ کرم

دل دھڑکتا ہے بس ایک ہی نام پر
طیبہ ء جاں میں ہے ایک جانِ کرم

ظلمتوں کی خزاں میں بہار آ گئی
سج گیا آپ ﷺ سے گلستانِ کرم

رحمتوں سے بھرا اک خزینہ کھلا
نعت سے کھل گیا اک جہانِ کرم

بے خطر ، بے کراں موج میں ہے سفر
میری کشتی پہ ہے بادبانِ کرم

آپ ﷺ ، زہراؑ ، علیؑ اور حسنینؑ ہیں
پنجتن سے بنا خاندانِ کرم

اک نگاہِ کرم سے ولا پا گئے
ہیں غلامِ نبی ﷺ خواجگانِ کرم

اک طرف ہے خدا، اک طرف مصطفیٰ ﷺ
اور سارے جہاں درمیانِ کرم

مل گئے مصطفیٰ ﷺ ، سب جہاں مل گیا
آسرا ہیں مرا پاسبانِ کرم

میرے ہونٹوں پہ ہے بس درودِ نبی ﷺ
دھڑکنوں کی صدا ارمغانِ کرم

اور کچھ بھی نہیں ، باخدا چاہیے
مل گیا ہے مجھے آستانِ کرم

دل مچلنے لگا قافلہ دیکھ کر
پھر مدینے چلا کاروانِ کرم

رحمتوں کے امیں ، عظمتوں کے مکیں
رحمتِ دو جہاں ، شہ زمانِ کرم

مرحبا ! سننے والوں پہ لاکھوں سلام
کتنی شیریں سخن ہے زبانِ کرم

آپ ﷺ نے جو کہا حرفِ قرآں ہوا
حمد سے ناس تک ہے بیانِ کرم

خاکیوں کو اسی سے ملیں عظمتیں
نقشِ پائے نبی ﷺ ہے نشانِ کرم

تاجدارِ حرم ! سرورِ دو جہاں
لکھ رہے ہیں کرم راویانِ کرم

زندگی ، روشنی ، آگہی ہو گئی
کر رہا ہوں بیاں جب سے شانِ کرم

آپ ﷺ حبلِ متیں، خاتم المرسلیں ﷺ
آپ ﷺ کے نام پر ہے اذانِ کرم

مجھ پہ ہمدم نگاہ کرم پڑ گئی
نعتیہ ہو گئی داستانِ کرم

❁

تاج دارِ ختمِ نبوت، آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں
آپ ﷺ ہیں تکمیلِ رسالت آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

''لا نبی بعدی'' کا یہ کلمہ آپ ﷺ نے فرما دیا
آپ ﷺ کی دائم ہے نبوت، آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ کے دم سے ہی جڑا ہے زندگی کا سلسلہ
آپ ﷺ ہیں بس دل کی مودّت، آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

مصطفیٰ ﷺ کا جو بھی ہوا ہے، وہ خدا کا ہو گیا
آپ ﷺ کی لازم ہے اطاعت، آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ نے جو کچھ بھی کہا وہ دین سچا ہو گیا
آپ ﷺ کا ہے حکمِ شریعت، آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ کے اسمائے گرامی ہیں مرے احساس میں
دھڑکنوں کی ایک ریاضت، آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ ہیں سب کچھ ہی ہمارے، دین و دنیا آپ ﷺ ہیں
آپ ﷺ کی دل پر ہے حکومت، آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ تو ''لولاک لما'' کے نور کی تنویر ہیں
باعثِ کن، عین حقیقت، آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ ہیں اک نورِ مجسم، آپ ﷺ نورِ آگہی
آپ ﷺ ہیں آئینے کی صورت، آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ کا جب کلمہ پڑھا تو خوف سارے مٹ گئے
آپ ﷺ ہیں ایمان کی طاقت، آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ نے ہی بحرِ کرم سے خود شناسا کر دیا
زمزمہء دریائے رحمت، آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

سر پہ سدا لہراتے رہیں گے، نقش پائے پاک ہم
ہم سے غلاموں کی ہیں محبت، آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ کے دربار میں ہمدم، ناعتِ سرکار ﷺ ہے
آپ ﷺ ہیں ہر نعت کی زینت، آپ ﷺ ہیں، بس آپ ﷺ ہیں

لاریب! خدا نے فرمایا: لولاک لما، لولاک لما
تخلیق نہ ہوتے ارض وسما لولاک لما، لولاک لما

یہ جن وبشر، یہ بحروبر، یہ شمس وقمر، یہ شام وسحر
کچھ شے بھی نہ ہوتی مافیہا، لولاک لما، لولاک لما

یہ بات حدیث قدسی ہے، یہ نعت حدیث قدسی ہے
جب رب نے کہا تھا صل علی، لولاک لما، لولاک لما

وہ عرش نہ فرش، نہ ارض وفلک، وہ مہک نہ کھنک، نہ چمک نہ دمک
کچھ اور نہ ہوتا رب کے سوا، لولاک لما، لولاک لما

مکہ ومدینہ ہوتا کہاں؟ رحمت کا خزینہ ہوتا کہاں؟
ہوتا نہ یہ کعبہ اور قبلہ، لولاک لما، لولاک لما

ظلمت کو مٹایا مولا نے ، رحمت کو بسایا مولا نے
یثرب بھی نہ بن سکتا طیبہ، لولاک لما، لولاک لما

معبود نے چاہا چاہت میں، چاہوں بھی میں، کوئی چاہے مجھے
چاہت کا نہ کھلتا یہ پردہ، لولاک لما، لولاک لما

اک نام خدا کا رہنا تھا، معبود سوا کیا رہنا تھا
بس لا الہ الا اللہ، لولاک لما، لولاک لما

جنت کی بہاریں کیا معنی؟ دوزخ کی خزائیں کیا معنی؟
یہ خیر و شر کا جھگڑا کیا؟ لولاک لما، لولاک لما

تسنیم کے مالک آپ ﷺ ہوئے، کوثر کے قاسم آپ ﷺ ہوئے
بہتا نہ یہ رحمت کا دریا، لولاک لما، لولاک لما

محبوب کا رنگ دکھانا تھا، انساں کا مقام بڑھانا تھا
معراج پہ جاتا کون بھلا؟ لولاک لما، لولاک لما

پڑھتا نہ درود جو آپ خدا، پڑھنے کا نہ دیتا حکم خدا
کب ہوتا ہمدم نعت سرا، لولاک لما، لولاک لما

کملی میں لیے پھرتے ہیں سرمایہء رحمت
اتری ہے سرِ حرفِ قراں آیہ ء رحمت

تخلیق ابھی کن کا سبب پوچھ رہی تھی
پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت میں ملی غایہء رحمت

لولاک کے پردے میں ہے وہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
معیارِ دو عالم ہے گراں مایہ ء رحمت

احساس میں رہتا ہے کوئی نور کا پیکر
روشن ہے سرِ طیبہ ء جاں پایہ ء رحمت

سرکار کے اصحاب کو اعزاز ملا ہے
بوبکرؓ و عمرؓ ہو گئے ہم سایہ ء رحمت

یہ ساقیِ کوثر کی شفاعت کا ثمر ہے
پھیلا ہے بہت دور تلک سایہء رحمت

بھرتا ہے جو کاسہ تو وہ خالی نہیں رہتا
اک اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے وہ سرمایہ ء رحمت

رحمت کے سمندر کو رضاعت میں لیا ہے
یوں دائی حلیمہؓ بھی ہوئیں دایہ ء رحمت

یہ کام اندھیرے میں بھٹکنے نہیں دیتا
ملتا ہے درودوں سے ہمیں تایہ ء رحمت

جس دل پہ پڑے وہ کبھی مردہ نہیں رہتا
وہ چشمِ کرم رکھتی ہے پیرایہ ء رحمت

تنویرِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بنائی گئی دنیا
اک نعمتِ عظمی ہی رہی مایہ ء رحمت

ہمدم یہ کرم نعت کے صدقے میں ہوا ہے
یہ رزقِ سخن ہے مرا سرمایہ ء رحمت

۞

غم نہیں کوئی ہمیں غم خوار کے ہوتے ہوئے
رحمت اللعالمیں سرکار ﷺ کے ہوتے ہوئے

کوئی منظر اور آنکھوں میں سمایا ہی نہیں
طیبہء جاں میں حسیں مینار کے ہوتے ہوئے

پھول ہیں، دشت عرب میں ہے بہاروں کا سماں
گلشنِ طیبہ میں سبزہ زار کے ہوتے ہوئے

خلق میں قرآن ہیں حبلِ متیں
بے مثل ہیں سیرت و کردار کے ہوتے ہوئے

اک ستارہ جب نظر آیا لبِ بامِ عرب
ایک دروازہ کھلا دیوار کے ہوتے ہوئے

قُرَّۃُ عَیۡنِی پڑھا انگوٹھے اپنے چوم کر
دل مرا ٹھنڈا ہوا منٹھار کے ہوتے ہوئے

لشکرِ بدر و حنین و کربلا ہے قافلہ
ہم بھٹک سکتے نہیں سالار کے ہوتے ہوئے

مرحب و طاغوت سے ڈرتے نہیں اہلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رہبروں میں حیدر کرارؓ کے ہوتے ہوئے

سر اٹھا کر چل رہے ہیں سب غلامانِ وفا
نقش پائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دستار کے ہوتے ہوئے

کوئی ٹھہرا ہی نہیں کردار کے میزان پر
کون آتا سامنے معیار کے ہوتے ہوئے

خشک صحراؤں میں اتری ہے بہارِ زندگی
گنبدِ خضریٰ پہ باد و بار کے ہوتے ہوئے

کس قدر پر نور ہے ہمدم یہ دریائے سخن
شاد ہے دل نعتیہ اشعار کے ہوتے ہوئے

اس دورِ زہر خند میں اے درد مند آ
انسان مر رہا ہے ، شہ ارجمند آ

اے خوش گلو! سماعت دنیا خراب ہے
لہجے میں اپنے گھول کے شہد اور قند آ

تجھ پر سلام ٹیپ کا مصرع ہے یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اے نظم کائنات کے ترجیع بند آ

تجھ کو پکارتی ہے اندھیروں میں زندگی
نور الھدیٰ کے رنگ میں روشن بلند آ

امت الجھ گئی ہے جہالت کے جال میں
اے صاحبِ کتاب نصائح و پند آ

تیرہ شبی کو پھر سے سحر کی تلاش ہے
ظلمت کی شام چھا گئی اے صبح خند آ

قرآن کیا ہے؟ تیری اداؤں کا نام ہے
ترتیل میں دکھاتے ہوئے چھند و قند آ

محصور ہیں غزہ کے مسلمان جبر میں
دشمن کے واسطے کوئی لے کر کمند آ

جبر و نظامِ کفر نے پھر جنگ چھیڑ دی
بدر و حنینِ عصر میں شاہ سمند آ

پھر قافلہ لٹا ہے مدینے کے آس پاس
نصرت کو پھر سے شاہِ مدیں تیغ بند آ

دنیا بھٹک رہی ہے گمان و خیال میں
رستہ دکھانے کے لیے اے عقل مند آ

ہمدم کھڑا ہے بار گہ بزمِ عشق میں
آنکھیں ترس رہی ہیں مرے من پسند آ

❁

طیبہ نشیں، شاہ مدیں، اے رحمۃ اللعالمیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صد آفریں! صد آفریں! اے رحمۃ اللعالمیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محور توئی ایمان کا ، مرکز توئی قرآن کا
حبلِ متیں ، بنیادِ دیں ، اے رحمۃ اللعالمیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو باعثِ تخلیق دل اور جان ہے ، احسان ہے
دل کے قریں، دل کے مکیں، اے رحمۃ اللعالمیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یاسین ہے سینہ ترا ، طٰہٰ مثل چہرہ ترا
ماہ مبیں، روشن جبیں، اے رحمۃ اللعالمیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قوسین سے کم فاصلہ جب رہ گیا معراج میں
تھی نازنیں ، چشمِ حسیں ، اے رحمۃ اللعالمیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شمس الضحیٰ ، بدرالدجیٰ ، نور الھدیٰ ، خیرالوریٰ
تجھ سا نہیں، کوئی کہیں، اے رحمۃ اللعالمیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحمد سے والناس تک سیرت تری، صورت تری
ہادی، معیں، صادق، امیں، اے رحمۃ اللعالمیں ﷺ

ارض و فلک، شمس و قمر، نقشِ قدم بنتے گئے
عرشِ بریں، تیری زمیں، اے رحمۃ اللعالمیں ﷺ

سجدے میں ہے حرفِ دعا اک "رَبِّ ھَب لِی اُمّتی"
رحمت رہیں، قلبِ حزیں، اے رحمۃ اللعالمیں ﷺ

ہمدم لکھے قرطاس پر، کیا نور ہے احساس پر
موجِ چنیں، بحرِ یقیں، اے رحمۃ اللعالمیں ﷺ

مصرعۂ نعت کی تشکیل ہوئی جاتی ہے
جذبۂ شوق کی تعمیل ہوئی جاتی ہے

قلبِ اطہر پہ اترتے ہوئے الہام کی لو
حرفِ قرآن کی ترتیل ہوئی جاتی ہے

ہر ادا کے لیے اک لفظ ادا ہوتا ہے
آپ ﷺ کے حسن کی تمثیل ہوئی جاتی ہے

سیرتِ پاک میں آیات نمو پاتی ہیں
آخری دین کی تکمیل ہوئی جاتی ہے

چشمِ افلاک نے منظر شبِ اسریٰ دیکھا
کس کی آمد پہ یہ تعجیل ہوئی جاتی ہے

چشمِ رحمت سے سبھی کام ہوئے جاتے ہیں
حسنِ اخلاق سے تسہیل ہوئی جاتی ہے

دل بھی ناموسِ رسالت پہ کھڑا ہے ڈٹ کر
میری دھڑکن بھی ابابیل ہوئی جاتی ہے

باعثِ کن کی تجلی سے حدیث قدسی
وجہِ تخلیق کی تفصیل ہوئی جاتی ہے

نقش در نقش وہ انوارِ جلی کھلتے ہیں
اسوہ ء حسنہ کی تفضیل ہوئی جاتی ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام سے فیضان ہوا جاتا ہے
نسبتِ جوئے کرم نیل ہوئی جاتی ہے

کہکشاں میں جو گھلے کوثر و تسنیم کے رنگ
نور میں لپٹی ہوئی جھیل ہوئی جاتی ہے

روشنی کرتے ہوئے قلب میں وہ شمعِ درود
روزنِ خلد میں قندیل ہوئی جاتی ہے

اور ہی رنگ سے وہ مہرِ حرا کھلتا ہے
آیہء نور جو تنزیل ہوئی جاتی ہے

ہر صحیفے میں وہی صورتِ قرآں دیکھی
وہ جو تورات سے انجیل ہوئی جاتی ہے

سیرتِ پاک ہے بس اور شریعت کیا ہے؟
نسل در نسل جو ترسیل ہوئی جاتی ہے

اے گماں ! علت و معلول کا جھگڑا کیا ہے؟
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات جو تعلیل ہوئی جاتی ہے

کس کی آمد ہے کہ اِدراک کی دنیا ہمدم
آن کی آن میں تبدیل ہوئی جاتی ہے

دل کے مضراب پہ وہ دستِ کرم ہے ہمدم
شاعری نعت میں تحلیل ہوئی جاتی ہے

✿

رمضان میں جو نعت کی توفیق ہو گئی
چشمِ کرم سے حرف کی تصدیق ہو گئی

مصرع نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے تقدیس پا گیا
ہر شعر میں درود سے تعویق ہو گئی

سارے جہاں بنائے گئے جس کے واسطے
صورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باعثِ تخلیق ہو گئی

صورت میں کس کے نور کا جشنِ ظہور تھا
ظلمت جہانِ عصر سے تفریق ہو گئی

قرآں کی روشنی میں جو ذکرِ نبی ﷺ کیا
انوارِ شمعِ نور سے تطبیق ہو گئی

ان کی ہر اک ادا کو روایت کیا گیا
سیرت مرے رسول ﷺ کی تحقیق ہو گئی

تہذیب کا نصاب ملا شہرِ علم سے
لاریب ! ہر حدیث اتالیق ہو گئی

ہجرت کے وقت جس نے نبھائی تھی دوستی
کردار میں وہ ذات بھی صدیقؓ ہو گئی

ہمدم مجھے بھی نعت کا اعزاز مل گیا
دربارِ مصطفیٰ ﷺ سے جو توثیق ہو گئی

جب ہو گا انتخاب ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے
آئے گا انقلاب ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے

تمہید ہے درود سے تخلیق نعت کی
ہے دل کا انتساب ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے

سورج کی آب و تاب ، ستاروں کی روشنی
روشن ہے ماہتاب ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے

جو کچھ ملا ہوا ہے وہ صدقہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
سب کچھ ہے دستیاب ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے

رحمت برس رہی ہے مدیں کے چراغ سے
ہے ساری آب و تاب ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے

عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات کا محور بنا لیا
جینے کا ہے نصاب ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے

جب کچھ نہ تھا خدا نے بنایا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
کن سے لکھی کتاب ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے

مے خانہ ء حیات ہے یا چشمہ ء کرم
کوثر کی ہے شراب، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے

ظلمت مٹا رہا ہے اجالا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
مٹ جائیں گے سراب، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے

چشم کرم کا نور سویرا خیال کا
روشن ہیں میرے خواب، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے

صورت کا آئنہ ہو کہ سیرت کا راستہ
جینے کا ہے نصاب ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے

جب بھی کروں سوال میں ابدی نجات کا
ملتا ہے ہر جواب ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے

اسوہ مرے نبی ﷺ کا عبادت خدا کی ہے
لکھا گیا ثواب ، محمد ﷺ کے نام سے

ہر عہد میں نہاں ہیں حبیب خدا کے راز
کھلتا ہے یہ نقاب، محمد ﷺ کے نام سے

محبوب کو محب نے پکارا صفات سے
قرآن ہے خطاب، محمد ﷺ کے نام سے

دل میں چراغ عشق محمد ﷺ جلا کے چل
ٹل جائے گا عذاب، محمد ﷺ کے نام سے

خوشبو بھرے حروف عقیدت کے پھول ہیں
کھلنے لگے گلاب ، محمد ﷺ کے نام سے

جو یار غار ثور تھے پہلو نشیں ہوئے
صدیقؓ آں جناب ، محمد ﷺ کے نام سے

انصاف اور عدل سے فاروقؓ ہو گئے
چمکے عمر خطابؓ، محمد ﷺ کے نام سے

دستِ غنا کھلا ہے سخاوت کے باب میں
عثماںؓ ہیں فیض یاب، محمد ﷺ کے نام سے

عشقِ نبی ﷺ میں خاکِ فروزاں نجف میں ہیں
چمکے ابو ترابؓ، محمد ﷺ کے نام سے

تاریخ کی کتاب میں چرچا ورق ورق
کھلتا ہے باب باب، محمد ﷺ کے نام سے

ہمدم یہ آگہی ہے مجھے بابِ علم سے
ہوتا ہے اکتساب، محمد ﷺ کے نام سے

❁

شنائے حسن دو عالم کا استعارہ نہیں
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جیسے، کوئی ستارا نہیں

نگاہیں طیبہ ء جاں کا طواف کرتی ہیں
سوائے گنبد خضریٰ کوئی نظارا نہیں

کرم کی موج مجھے بے کراں سنبھالتی ہے
یہی وہ بحر ہے جس کا کوئی کنارا نہیں

خدا کے حکم کی تعمیل ہے نجات مری
درود پاک سے بڑھ کر کوئی سہارا نہیں

ہم اہل دل ہیں ، مودت کو دیں سمجھتے ہیں
صراط عشق سے بھٹکے جو دل ہمارا نہیں

درِ کرم نے بڑھایا ہے حوصلہ میرا
خدا کا شکر! میں جبر و ستم سے ہارا نہیں

یہ خاص رزق سخن ہی نہال رکھتا ہے
بغیر نعت کے ہمدم مرا گزارا نہیں

فیضان رمضان المبارک ۲۰۲۵ء

❁

انسان کے شعور میں مستور آپ ﷺ ہیں
خیر البشر ہیں ، آئنہ ء نور آپ ﷺ ہیں

علم و عمل ہے صاحب قرآن کا وجود
تہذیب کے نصاب کا دستور آپ ﷺ ہیں

رد کر سکا نہ کفر بھی کردار آپ ﷺ کا
صادق ہیں اور امین سے مشہور آپ ﷺ ہیں

یا رب ھب لی امتی حرف دعا کیے
ہر امتی کے درد پہ رنجور آپ ﷺ ہیں

لاریب ! فیض رحمت عالم کی حد نہیں
بحر کرم ہیں ، رحم سے معمور آپ ﷺ ہیں

شمس الضحیٰ حضور ﷺ ہیں ، بدرالدجیٰ حضور ﷺ
جود و کرم کے نور سے مسرور آپ ﷺ ہیں

خیر الکثیر آپ ﷺ کو بخشا گیا عروج
کوثر کے جام جام پہ مامور آپ ﷺ ہیں

معراج مصطفےٰ ﷺ سے یہ عقدہ عیاں ہوا
اوج نظر میں آخری منظور آپ ﷺ ہیں

ہمدم نظام عصر کا آئین ہے گواہ
انسانیت کے باب کا منشور آپ ﷺ ہیں

نعت کہنے کی آرزو میں جیے
زندگی بھر اسی نمو میں جیے

دل درودوں سے پاک رکھتے ہوئے
بندگی کے لیے وضو میں جیے

کس تصور نے ہم کلام کیا؟
چشم رحمت سے گفتگو میں جیے

سانس لیتے رہے مدینے میں
باغ طیبہ کے رنگ و بو میں جیے

طیبہ ء جاں نے خوش مراد رکھا
ہم مدینے کی جستجو میں جیے

عمر بھر تشنگی رہی کیسی؟
حوضِ کوثر کی آب جو میں جیے

فقر بوذرؓ ہو یا کہ عشقِ اویسؓ
کیسے کیسے فقیر ہو میں جیے

کربلا کے مقام سے گزرے
صبر والے تھے گرم لو میں جیے

ہم غلامانِ ساقیِ کوثر
بن پیے ساغر و سبو میں جیے

یہ مودت ہے زندگی ہمدم
کیسی نسبت کی آبرو میں جیے

۞

دل کی دھڑکن میں رہی ہے آرزوئے مصطفیٰ ﷺ
نعت کے صدقے ملی ہے جستجوئے مصطفیٰ ﷺ

عظمتوں کے بام پر دیکھا گیا اوجِ کرم
برسرِ عرش بریں ہے آبروئے مصطفیٰ ﷺ

حافظ قرآن سیرت پڑھ رہے ہیں آپ ﷺ کی
ہر محدث نے لکھی ہے گفتگوئے مصطفیٰ ﷺ

رہ گیا، پس، فاصلہ قوسین میں زیادہ نہ کم
تخلیہ رکھا گیا یوں روبروئے مصطفیٰ ﷺ

کیا طلب ہے، ہر گھڑی ہے دل مدینِ عشق میں
طیبہ ءجاں ہوگیا ہے کوبہ کوئے مصطفیٰ ﷺ

حسنِ عالم ہے کہ جانِ کائناتِ حسن ہے
والضحیٰ ، بدرالدجیٰ ہے ماہ روئے مصطفیٰ ﷺ

کوثر و تسنیم سے شاداب ہے باغ علیؓ
گلشن زہرا ؓ کے پھولوں میں ہے بوئے مصطفیٰ ﷺ

مست ہیں حبشیؓ و قرنیؓ ، جامیؒ و رومیؒ سبھی
پی رہے ہیں سب مدینے سے سبوئے مصطفیٰ ﷺ

آنکھ ہے تو دیکھیے کردار کی تصویر میں
خلق ہے قرآن ، حق گوئی ہے خوئے مصطفیٰ ﷺ

اور تو کچھ بھی نہیں بگڑی ہوئی تہذیب میں
دامن اسلام میں ہے بس نموئے مصطفیٰ ﷺ

آپ ﷺ کا ذکر جلی ہوتا رہے گا حشر تک
مٹ گیا ، مٹتا رہے گا ہر عدوئے مصطفیٰ ﷺ

رحمت اللعالمیں کی حد نہیں ہمدم کہیں
بے کراں بحر کرم ہے آب جوئے مصطفیٰ ﷺ

حرف کن سے یہ منظر سجایا گیا
آپ ﷺ کا نور پیکر میں لایا گیا

اپنی مرضی سے بخشا گیا حسنِ جاں
آپ ﷺ نے جیسا چاہا ، بنایا گیا

تیرگی مٹ گئی ، روشنی چھا گئی
اک چراغِ سحر ہوں جلایا گیا

ایک انساں کو انساں کا بھائی کیا
کالے گورے کا فرق مٹایا گیا

نقشِ معراج بخشا گیا آپ ﷺ کو
آسماں راستے میں بچھایا گیا

دعوتِ حق میں یہ آزمائش بھی تھی
آپ ﷺ کو ہر قدم پر ستایا گیا

بے کراں رحمت دو جہاں کے لیے
کالی کملی میں کیا کیا چھپایا گیا

جان واری گئی ، دل بدلتے گئے
آپ ﷺ کے نام پر گھر لٹایا گیا

نام لکھا گیا عرش کے بام پر
آپ ﷺ کا ذکر اتنا بڑھایا گیا

شہرِ احساس ہمدم مدینہ ہوا
قلب میں طیبہ ء جاں بسایا گیا

❁

مطلع نور سے اک ستارا ملا
آئنہ آئنہ استعارہ ملا

دستِ موج کرم نے سنبھالا مجھے
بادباں کھل گئے تو کنارا ملا

جلوہ ء مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہی نور ہے
طیبہ ء جاں میں ایسا نظارا ملا

ظلمتوں میں گھرے روشنی پا گئے
چشمِ رحمت سے ایسا اشارا ملا

نعت در نعت نازل ہوئیں رحمتیں
نیکیوں سے بھرا گوشوارہ ملا

آپ ﷺ سے دور جو بھی ہوا ، مر گیا
اس کو جو بھی ملا ، بس خسارا ملا

دل مدینے کی لو سے فروزاں ہوا
یوں لگا جیسے وہ جاں سے پیارا ملا

دھڑکنوں نے جو سطرِ مودت پڑھی
لطف جینے میں سارے کا سارا ملا

حشر تک فیض پائیں گے اہلِ قلم
علم کے شہر سے وہ ادارہ ملا

یوں درودوں کے دم سے شفاعت ملی
عاصیوں کو دعا کا سہارا ملا

آپ ﷺ کے اسم سے رہنمائی ملی
سوچنے کے لیے استخارہ ملا

مدحت مصطفیٰ ﷺ حرفِ قرآن ہے
آپ ﷺ کا ذکر پارہ بہ پارہ ملا

شعر در شعر ہمدم کرم ہو گیا
ہدیہ ء نعت کا جب شمارہ ملا

❁

سرورِ دوجہاں ، میرے خیرالوریٰ
شافعِ انس و جاں ، میرے خیر الوریٰ

موجِ بحرِ کرم ، اوجِ نقشِ کرم
رحمتِ بے کراں ، میرے خیرالوریٰ

شہرِ دل کی صدا ، دردِ دل کی نوا
دھڑکنوں کی اذاں ، میرے خیر الوریٰ

اے سبیلِ کرم ، اے شفیعِ امم
عاصیوں کی اماں ، میرے خیرالوریٰ

لب پہ صلّی علیٰ ، سنتِ کبریا
حرفِ حسنِ بیاں ، میرے خیرالوریٰ

عرشیوں ، فرشیوں نے پکارا تجھے
قدسیوں کی زباں ، میرے خیرالوریٰ

رحمتوں کے امیں ، ہر جہاں کے حسیں
شاہِ کون و مکاں ، میرے خیرالوریٰ

اسمِ حبلِ متیں ، عظمتوں کے مکیں
راحتِ قلب و جاں ، میرے خیرالوریٰ

وجہِ تخلیقِ جاں ، نورِ لوحِ جہاں
حسن کے ترجماں ، میرے خیرالوریٰ

نعتیہ شاعری ہے مری آگہی
ہمدمِ حرفِ جاں ، میرے خیرالوریٰ

مطلع ء انوار سے وہ حسن کا پیکر کھلا
عرصہ ء ادراک میں لپٹا ہوا گوہر کھلا

حرف کن کہتے سمے ، جو سرور لولاک تھا
کیمیائے ہست سے ، تخلیق کا جوہر کھلا

داستان حسن پہنچی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام تک
مظہرِ نورِ خدا ، آئنہِ اظہرِ کھلا

ہر طرف شمس الضحیٰ ، بدرالدجی کی دھوم ہے
باعثِ رشکِ قمر جب وہ حسیں اختر کھلا

پاک دھرتی پر سجے نقش قدم کے نور سے
صاحبِ کردار سے قرآن کا زیور کھلا

آپ ﷺ کی ہر اک ادا قرآن کی تفسیر ہے
اس طرح پارہ بہ پارہ چہرہ ء انور کھلا

"رب ھب لی امتی" حرف لب سرکار ﷺ ہے
یوں شفاعت کے لیے رستہ سرِ محشر کھلا

امتی کو آپ ﷺ کے دم سے ملی خیرِ کثیر
تشنگاں کے واسطے وہ چشمہ ء کوثر کھلا

فرش تا عرشِ بریں تنویر ہی تنویر ہے
کائناتِ حسن سے وہ نقشِ بحر و بر کھلا

مصطفٰے ﷺ ، زہراؑ علیؑ ، حسنینؑ جس کے پھول ہیں
آیتِ تطہیر سے وہ شجرہ ء اطہر کھلا

ظلمتوں میں کس ستارے کو سحر بخشی گئی
دیکھیے! کس کے لیے؟ ہجرت کی شب بستر کھلا

گنبدِ خضریٰ سے آتی روشنی محسوس کی
طیبہءجاں میں سنہرے خواب کا منظر کھلا

نعت ہمدم کہہ رہا ہوں سرورِ کونین کی
کہہ گئے غالب" وہ جن پر گنبدِ بے در کھلا"

روشنی چھننے لگی ہمدم مرے وجدان سے
نعت کہنے کے لیے احساس کا دفتر کھلا

❁

روضے پہ بلا لیجیے ، سرکارِ مدینہ
رحمت کی نظر کیجیے ، سرکارِ مدینہ

یہ چارہ گری چشمِ مسیحا کی ادا ہے
ہر زخم مرا سیجیے ، سرکارِ مدینہ

اے شاہِ عرب ، شاہِ زماں ، شافعِ محشر
بخشش کی سند دیجیے ، سرکارِ مدینہ

میں چاک گریباں نہ پھروں، دستِ کرم سے
دامن کو رفو کیجیے ، سرکارِ مدینہ

احساس کے بنجر میں یہی بود کرم ہے
سیراب مجھے کیجیے ، سرکارِ مدینہ

میں درد کا صحرا ہوں مجھے خواہشِ نم ہے
کھیتی کو مری بیجیے ، سرکارِ مدینہ

دھڑکن کا بسیرا ہو مرا طیبہ ءِ جاں میں
ایسے مرا دل بھی جیے ، سرکارِ مدینہ

خواہش ہے مجھے چشمہ ءِ کوثر سے عطا ہو
جب آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کہیں ، پیجیے ، سرکارِ مدینہ

حسان کے لہجے کی ادا چاہیے مجھ کو
ہمدم کو عطا کیجیے ، سرکارِ مدینہ

❁

آئنہ ہے ، نور کا پیکر ہے نامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
داستانِ حسن کا محور ہے نامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بزمِ انجم ، جلوہ ء شمس و قمر کی کہکشاں
آسمانِ چہرہ ء انور ہے نامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

غم نہیں کوئی ، مرا نخلِ تمنا سبز ہے
آس ہے کہ شافع محشر ہے نامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم سے سجی بزمِ جہانِ بحر و بر
حسنِ عالم کا حسیں زیور ہے نامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صبحِ نو کی لو چراغِ عشق میں روشن ہوئی
ظلمتِ شب میں مہ و اختر ہے نامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گلشنِ ادراک میں اک پھول ہے کھلتا ہوا
عرصہء جاں کی مہک، عنبر ہے نامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وقت کے سورج سے بھی آنکھیں ملا سکتا ہوں میں
دھوپ نگری میں مری چادر ہے نامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بس درودِ عشق رکھتا ہے یہ دل ترتیب میں
دھڑکنوں کے واسطے خوش تر ہے نامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ خودی اور بے خودی کا آئنہ ہے دیکھیے
جس کے اندر ہے خدا، باہر ہے نامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مٹ گئیں، مٹ جائیں گی تیغِ کرم کی آب سے
مشکلوں کے واسطے لشکر ہے نامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ جہاں یا وہ جہاں، سکہ رواں ہے ہر جہاں
رحمت اللعالمیں ، کوثر ہے نام مصطفیٰ ﷺ

آپ ﷺ کا اسمِ مبیں ہے عرش پر لکھا ہوا
اوجِ سدرہ سے ورا شہ پر ہے نامِ مصطفیٰ ﷺ

سب عناصر آپ ﷺ کی تخلیق سے ظاہر ہوئے
کیمیائے ہست میں جوہر ہے نامِ مصطفیٰ ﷺ

اس کلیدِ کشف سے کھلتے ہیں دروازے مرے
پلِ صراطِ عشق پر رہبر ہے نامِ مصطفیٰ ﷺ

ہر مقامِ بندگی پر آپ ﷺ کا چرچا ہوا
مسجد و محراب اور منبر ہے نامِ مصطفیٰ ﷺ

چشمہ ء انعام سے احساس کے انوار تک
طیبہ ء جاں میں کھلا در در ہے نام مصطفیٰ ﷺ

میم سے حمدِ خدا جبڑ کر محمد ﷺ ہو گئی
مظہرِ نور خدا ، اظہر ہے نام مصطفےٰ ﷺ

نعت سے پہلے نبی ﷺ کی ذات پر لاکھوں درود
حرفِ مدحت کے لیے مصدر ہے نام مصطفےٰ ﷺ

بے کس و لاچار دل بے دم نہیں رہتا کبھی
غم گسار و حامی و سرور ہے نامِ مصطفےٰ ﷺ

اور تو کچھ بھی نہیں ہمدم دکھانے کے لیے
نامہ ء اعمال کا دفتر ہے نام مصطفےٰ ﷺ

❁

نظامِ مصطفےٰ ﷺ کی پندرہ سو سالہ خوشی کریے
عقیدت سے منا کر جشنِ میلادالنبی ﷺ کریے

چراغوں اور کلیوں سے سجا کر اپنی گلیوں کو
جو دل چاہے محبت میں وہی کریے، وہی کریے

علم لہرایئے ! نقشِ کفِ پائے رسالت کا
چراغاں کیجیے گھر میں، دلوں میں روشنی کریے

نظر ہو سبز گنبد پر، لبوں پر نعت جاری ہو
سرائے طیبہء جاں میں بسر یوں زندگی کریے

چراغِ دل رخِ بدر الدجی کے سامنے رکھیے
دیارِ ظلمتِ شب میں سنہری چاندنی کریے

یہ وہ لج پال ہیں جن پر کرم کا ہاتھ رہتا ہے
غلامانِ محمد ﷺ سے ہمیشہ دوستی کریے

درودِ دیدہ و دل سے کئی اسرار کھلتے ہیں
کرم سے جو میسر ہے متاعِ آگہی کریے

فریضہ ہے مودت کا ، ادا ہونا ضروری ہے
سلامِ عشق پڑھیے اور سپردِ بندگی کریے

نبی ﷺ کی یاد میں کھویا ہوا دل چین پاتا ہے
شکستہ جاں کے ٹکڑے جوڑیے ، چارہ گری کریے

سخن کے بام پر سبزہ رہے گا نعت سے ہمدم
ثنائے مصطفیٰ ﷺ سے خوب صورت شاعری کریے

رحمت اللعالمیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں
جانِ عالم بالیقیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں

خالقِ کل جانتا ہے یا حجابِ آئنہ
کیا خبر کتنے حسیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں

عشق بزمِ اوج میں لایا گیا والنجم سے
زائر عرش بریں ہیں ، سرور کون و مکاں

نعمتیں تقسیم ہوتی ہیں درِ سرکار سے
قاسمِ خلد بریں ہیں ، سرورِ کون و مکاں

روشنی بٹتی ہے نور العین ، نورالقلب سے
پیکرِ ماہ مبیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں

خاک داں سے آسماں تک نور ہے، بس نور ہے
اس قدر روشن جبیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں

کہکشائیں کھل گئیں نور الہدی کے سامنے
ہم رہِ سدرہ نشیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں

تاج دار انبیا ، ختم الرسل ، خیر البشر
بادشاہ ، شاہِ مدیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں

دوسرا کوئی نہیں جانِ کرم بس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
کس قدر رب کے قریں ہیں، سرورِ کون و مکاں

دل درودِ عشق سے خالی نہیں رہتا کبھی
طیبہ ء جاں کے مکیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں

باعثِ تخلیقِ عالم ، باعثِ جود و کرم
اولیں اور آخریں ہیں ، سرورِ کون مکاں

جان کے دشمن گواہی دے گئے کردار کی
کتنے صادق اور امیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں

آپ ﷺ آئے تو گمانِ ظلمتِ شب مٹ گیا
بے مثل عین الیقیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں

یہ صراطِ عشق ہے، رحمت کے سائے میں چلو
سائبانِ راہ دیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں

دل مرا خوش تاب رکھتی ہے ہمیشہ روشنی
سبز دھرتی کے نگیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں

حرف کیا؟ الفاظ کیا؟ ہمدم سخن کچھ بھی نہیں
نعت سے بڑھ کر حسیں ہیں ، سرورِ کون و مکاں

چراغِ حرف کی لو ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم سے
سرائے نعت میں ضو ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم سے

ہمیں سلام زمانہ یونہی نہیں کرتا
ہمارا صفر بھی سو ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم سے

درود پاک ہے جاری ہماری دھڑکن میں
لہو میں عشق کی رو ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم سے

عطا ہوا ہے سبھی کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے
فروغِ دانہء جو ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم سے

صبا مدینے سے آتی ہے، پھول کھلتے ہیں
بہارِ غنچہء نو ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم سے

سحر کا نور اترتا ہے طیبہء جاں میں
نمود و بود کی پو ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم سے

چمک رہیں ہے جہانوں میں رحمتِ عالم
نگاہِ عصر میں لو ہے ، حضور ﷺ کے دم سے

بس ایک اسمِ محمد ﷺ سے بات بنتی ہے
تمام تر تگ و دو ہے ، حضور ﷺ کے دم سے

یہ پنج تن سے مودت ، حضور ﷺ کا صدقہ
یہ نسبتِ درِ چو ہے ، حضور ﷺ کے دم سے

ملا ہے نعت سے ہمدم کو منفرد لہجہ
سخن میں مصرعۂ نو ہے، حضور ﷺ کے دم سے

اے کائناتِ حسن ، اے حسنِ کائنات
لوح و قلم ، کتاب ، آئنہ ء حیات

صبحِ ازل کی بود ، شامِ ابد کی جود
تجھ پر پڑھیں درود ، اے نورِ شش جہات

کون و مکاں کی بزم ، صلی علی کا ورد
موجِ کرم کا ذکر ، بحرِ کرم کی بات

ادراک کی نمود ، احساس کا چراغ
شمعِ شبِ الست ، ماہِ شبِ برات

مہر و مہ و نجوم ، بجھتے ہیں جھوم جھوم
نقشِ قدم کی دھول ، تاروں بھری برات

حرفِ دعائے خیر، عرضِ جزائے خیر
کوثر کا ایک جام ، خیر البشر کی ذات

لا اور الٰہ کے بعد، عرشِ بریں پہ نقش
اسمِ جلی مدام ، اسمِ مبیں ثبات

قرآن تیرا خلق، سیرت تری حدیث
اونچا ترا مقام ، عالی تری صفات

کلمہ ، اذاں ، نماز ، روزہ ، زکوٰۃ ، حج
ہر بندگی کی جان، آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تری صلوٰات

الہام میں درود ، وجدان میں سلام
دھڑکن میں ہے دوام، ہمدم نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت

✿

❁

عطائے کرم ہے ، سخائے کرم ہے
مرے سر پہ ہر دم ، قبائے کرم ہے

درود نبی ﷺ سے ، ثنائے نبی ﷺ سے
مری دھڑکنوں میں صدائے کرم ہے

نگاہوں میں ہے سبز گنبد کا جلوہ
ہری روشنی میں ضیائے کرم ہے

میں " اقرا " میں حرف نمو ڈھونڈتا ہوں
مری آگہی تو حرائے کرم ہے

وہی حسنِ عالم ، وہی جانِ عالم
وہی ایک ہستی برائے کرم ہے

سبھی نعمتوں میں ، سبھی رحمتوں میں
مری زندگی آشنائے کرم ہے

مدینے میں شام و سحر چاہتا ہوں
ہر اک التجا میں دعائے کرم ہے

کرم کی بہاریں ، کرم کی ہوائیں
سرِ شہرِ طیبہ ، فضائے کرم ہے

سراپا محبت ، وہ رحمت ہی رحمت
دعائے نبی ﷺ میں ادائے کرم ہے

یہی ابتدا ہے نئی زندگی کی
نگاہِ کرم ، انتہائے کرم ہے

مری سانس چلتی ہے نعتِ نبی ﷺ سے
دل و جاں میں ہمدم ، نوائے کرم ہے

سرائے نعت میں نورِ سحر کا بام کھلا
درود پڑھتے ہوئے ذکرِ خوش خرام کھلا

یہ معرفت کا سفر ہے، مدام چلتے ہوئے
کھلا جو روزنِ طیبہ تو گام گام کھلا

مرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقصیٰ میں جب امامت کی
ہر اک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ وہ ختم الرسل امام کھلا

درِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوکر عظیم تر ٹھہرے
کھلی جو بزمِ رسالت تو ہر غلام کھلا

نصابِ خلق ہمارا ہے اسوہ ء حسنہ
حدیثِ پاک سے قرآن کا پیام کھلا

بھری رہی ہے کوئی روشنی دل و جاں میں
کبھی درود کھلا تو کبھی سلام کھلا

نمازِ عشق فلک در فلک سکھائی گئی
کہیں سجود کھلے تو کہیں قیام کھلا

بس ایک اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کائنات کھلی
وجودِ باعثِ تخلیق سے نظام کھلا

جگہ جگہ پہ کھلے معرفت کے مے خانے
وفورِ چشمہ ء کوثر سے ایک جام کھلا

کھلا جو نور نہایا ہوا حسیں پیکر
کرن کرن سرِ طیبہ مہ تمام کھلا

ہماری شمع جلی ہے اسی ستارے سے
چراغِ اسمِ محمد ﷺ ہے صبح و شام کھلا

ترا وجود حقیقی خدا ہی جانتا ہے
"کسی بشر پہ نہ تیرا کوئی مقام کھلا"

ملی ہے نعت کے دم سے یہ آگہی ہمدم
خدا کا شکر کہ دل پر کوئی کلام کھلا

❁

فیضان رمضان المبارک ۲۰۲۶ء

کتنا پیارا ، نامِ محمد ﷺ
دل کا سہارا ، نامِ محمد ﷺ

باعثِ کن ہے نورِ مجسم
نور کا دھارا ، نامِ محمد ﷺ

بحرِ کرم میں دل کی کشتی
اور کنارا ، نامِ محمد ﷺ

طیبہ ء جاں میں گنبد خضریٰ
سبز نظارا ، نامِ محمد ﷺ

چشمِ کرم سے لو پائی ہے
جس نے پکارا ، نام محمد ﷺ

حمد سے پہلے میم لکھی ہے
رب نے سنوارا ، نامِ محمد ﷺ

صورتِ کامل ، سیرتِ کامل
کتنا دلارا ، نامِ محمد ﷺ

حسن کا پیکر ، ماہِ منور
خواب ستارا ، نامِ محمد ﷺ

ہمدم نعت کہی دھڑکن سے
دل میں اتارا ، نامِ محمد ﷺ

طیبہ ءجاں میں لطافت کا پتہ چلتا ہے
نعت ہوتی ہے تو رحمت کا پتہ چلتا ہے

رب نے احسان کیا آپ ﷺ کو پیدا کر کے
جشنِ میلاد سے نعمت کا پتہ چلتا ہے

اسوہ ء نور سے روشن ہے چراغِ عالم
حرفِ قرآں سے رسالت کا پتہ چلتا ہے

آپ ﷺ ہی کوثر و تسنیم کے قاسم ٹھہرے
آپ ﷺ کے گھر سے وراثت کا پتہ چلتا ہے

ہر جگہ اسمِ محمد ﷺ کا رواں ہے سکہ
آپ ﷺ کے نام سے دولت کا پتہ چلتا ہے

پائے رحمت ہے جہاں، رب کی عنایت بھی ہے
جس طرف آپ ﷺ ہیں، جنت کا پتہ چلتا ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پہ بیعت ہے اطاعت رب کی
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین سے نسبت کا پتہ چلتا ہے

سر کٹاتے چلے جاتے ہیں غلامانِ وفا
جان دینے سے مودت کا پتہ چلتا ہے

پاک ہے ذات سرِ عرش بلایا جس نے
حسنِ معراج سے عظمت کا پتہ چلتا ہے

جس کے سر پر بھی رکھا ہاتھ وہ سردار ہوا
دستِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کا پتہ چلتا ہے

شاہِ لولاک کی عظمت ہے حدیثِ قدسی
باعثِ کن سے حقیقت کا پتہ چلتا ہے

ایک مہتاب کے قدموں میں پڑے دیکھے ہیں
ان ستاروں سے عقیدت کا پتہ چلتا ہے

ان کی اک ایک ادا حسنِ طریقت ٹھہری
ان کے فرماں سے شریعت کا پتہ چلتا ہے

چشمِ رحمت کو وہ دیدار کا عالم بخشا
قاب قوسین سے قربت کا پتہ چلتا ہے

خواب میں مسجدِ نبوی کا نظارا کر کے
سبز گنبد کی فضیلت کا پتہ چلتا ہے

ذکرِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عبادت ہے ہماری ہمدم
نعت کہنے سے محبت کا پتہ چلتا ہے

لب پہ دائم رہے مدحتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
مجھ پہ ہر دم رہے رحمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دھڑکنوں میں درودوں کی خوشبو بھری
طیبہ ء جاں میں ہے جنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جام بھر بھر پلائیں گے ساقی ہمیں
موجِ کوثر میں ہے دولتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آلؑ ، پنجتنؑ ، صحابہؓ سے نسبت رہے
زندگی ہے مری الفتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بزمِ کونین کن سے سجائی گئی
حسنِ عالم ہوئی زینتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اوج پر نور کا وہ ستارا کھلا
قابَ قوسین ہے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کلمہ ء حق رسالت پہ کامل ہوا
عین ایمان ہے بیعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کرم ہے کہ امت میں شامل ہیں ہم
حاصلِ بخت ہے نسبتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہِ لولاک ہی وجہِ تخلیق ہیں
حرفِ کن سے کھلی رفعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ مزمل ، مدثر ، پکارے گئے
کالی کملی بنی خلعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن کی جلوت ہوئی عرشِ مقصود پر
سبز گنبد میں ہے خلوتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ ستارے بہ نامِ صحابہ جیے
جن کی قسمت میں تھی صحبتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسوہ ء نور سے دیں کا رستہ ملا
حرفِ قرآن ہے سنتِ مصطفےٰ ﷺ

یہ شرف بھی نگاہِ کرم سے ملا
سب سے اعلیٰ ہوئی امتِ مصطفےٰ ﷺ

جن کی آمد سے ظلمت کدے مٹ گئے
انقلابِ جہاں جدتِ مصطفےٰ ﷺ

مختصر بندگی کا خاصہ ہے یہ
دینِ اسلام ہے طاعتِ مصطفےٰ ﷺ

نعت ہمدم یہی ہے کہ پڑھتے رہیں
سیرتِ مصطفےٰ ﷺ، صورتِ مصطفےٰ ﷺ

❁

شجرے میں بے مثال ہے دامانِ مصطفےٰ ﷺ
آدمؑ سے آپ ﷺ تک ہے حسیں شانِ مصطفےٰ ﷺ

عالی نسب چلا دمِ آدمؑ سے شیثؑ تک
آنوش ابنِ شیثؑ سے ، قینان مصطفےٰ ﷺ

قینان کی لڑی سے بنا خاندان نوحؑ
سام ابنِ نوحؑ سے جڑا پیمانِ مصطفےٰ ﷺ

جب شاخِ سام ، شاخِ براہیمؑ سے جڑی
ابنِ خلیلؑ کو ملا وجدانِ مصطفےٰ ﷺ

ابنِ خلیلؑ برگِ بنی اسمٰعیلؑ سے
شاخِ رسلؑ بنی ہے بہ عنوان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاخِ رسلؑ پہ کتنے حسیں پھول ہیں کھلے
قیدار ہے ، سمی کوئی ، ذیشانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عیضی و ارعوا ہے ، کوئی یشربی و سمب
جن کی نمود سے کھلا ہمدانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن الدعاء عبید سے ابنِ عوام تک
جڑتا ہے ایک نام سلامان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر ہمیسع سے شاخ چلی پھولتی گئی
عدنان بن اود ہوئے ، عدنانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نزار ابن معد سے الیاس بن مضر
مدرکہ و خزیمہ ہیں پہچانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کنانہ و نضر ہے کوئی ، مالک و فہر
غالب ، لوئی و کعب ہیں ایوانِ مصطفٰے ﷺ

کلاب بن مرہ سے قصئ و مناف تک
اک شاخِ ہاشمی ہے گلستانِ مصطفٰے ﷺ

مطلب کی شاخِ قلب پہ کیا نور آگیا
عبداللہ اور آمنہ ہیں جانِ مصطفٰے ﷺ

ہمدم یہ سلسلہ شہِ لولاک سے چلا
نورِ نفوسِ قدس ہے فیضانِ مصطفٰے ﷺ

دل نعت سے رہتا ہے دمیدہ ، مرے آقا ﷺ
دھڑکن کی صدا ہے یہ قصیدہ ، مرے آقا ﷺ

میں چاک گریباں ہوں ، مرے زخم رفو کر
دامن ہے محبت میں دریدہ ، مرے آقا ﷺ

میں دھوپ نگر میں ہوں ، مری آس ہری ہو
ہو سبز مری شاخِ بریدہ ، مرے آقا ﷺ

کردار ترا حسنِ سخن زار کیا ہے
سیرت سے کیا حرف کشیدہ ، مرے آقا ﷺ

دیدار کا عالم ہے مرے طیبۂ جاں میں
پلکیں ہیں جھکی ، سر ہے خمیدہ ، مرے آقا ﷺ

خواہش ہے کہ چوموں میں کبھی روضے کی جالی
رکھوں ترے در پر دل و دیدہ ، مرے آقا ﷺ

تجھ سا نہ کوئی پھول کھلا ہے نہ کھلے گا
بے مثل ہے تو اے گل چیدہ، مرے آقا ﷺ

خوشبو ترے لہجے سے نمودار مہک ہے
ریشم ترے لفظوں کا ملیدہ، مرے آقا ﷺ

سنت ترے کردار و شمائل سے سجی ہے
قرآن ہیں اوصاف حمیدہ، مرے آقا ﷺ

یہ نعت ہے ہمدم کی عقیدت کا خلاصہ
حاضر ہے مرے دل کا جریدہ، مرے آقا ﷺ

سرائے نعت مدینے کی آرزو میں سجے
درود پاک خزینے کی آرزو میں سجے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مری دھڑکنوں کا ورد بنے
یہ بزمِ دل مرے جینے کی آرزو میں سجے

دل و نظر میں سجائے وہ گنبد خضریٰ
خیال و خواب نگینے کی آرزو میں سجے

قدم قدم مجھے کھینچے صدائے طیبہ ء جاں
سفر تمام سفینے کی آرزو میں سجے

مجھے نصیب ہوں طیبہ میں جام کوثر کے
کہ پیاس بجھ کے بھی پینے کی آرزو میں سجے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں سے روشنی پا کر
چراغ نور کے زینے کی آرزو میں سجے

تڑپ رہی ہے تمنا ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! دیکھیں نا!
ہزاروں زخم ہیں سینے کی آرزو میں سجے

مچل رہے ہیں کہ مدحت میں ڈھل کے نعت بنیں
تمام حرف قرینے کی آرزو میں سجے

ہری ہو شاخِ بریدہ ہوائے طیبہ سے
گلاب کھل کے پسینے کی آرزو میں سجے

ربیعِ نور کی گھڑیاں نصیب ہوں ہمدم
تو دل نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مہینے کی آرزو میں سجے

❁

ہدیہ ء نعت کرم ہے تیرا
حرف تیرا ہے ، قلم ہے تیرا

پارسائی تری معراج ہوئی
ہر جہاں نقشِ قدم ہے تیرا

طیبہ ء جاں سے یہی راز کھلا
عرصہ ء نورِ حرم ہے تیرا

سب جہانوں میں ہے تیرا چرچا
آسمانوں پہ علم ہے تیرا

وجہ ء تخلیق ، نمودِ عالم
میری بودش میں بھی نم ہے تیرا

اپنی توصیف کے قابل سمجھا
یہ کرم بھی کوئی کم ہے تیرا؟

ہر گھڑی تیری دعاؤں میں ہوں
امتی ہوں ، مرا غم ہے تیرا

بادشاہی تجھے بخشی رب نے
یہ وجود اور عدم ہے تیرا

کلمہ ء حق ہے مکمل تجھ پر
عرش پر نام لکھا ہے تیرا

آگہی تو نے کرم کی بخشی
حرفِ ادراک بھرم ہے تیرا

دھڑکنیں نعت پڑھے جاتی ہیں
دلِ ہمدم پہ بھی دم ہے تیرا

درود پڑھ کے جو عرضِ سخن طلب کی ہے
درِ رسول ﷺ پہ دل کی لگن طلب کی ہے

مہِ تمام ہو طیبہ میں بزمِ نعت سجے
سرائے حرف میں وہ انجمن طلب کی ہے

نظامِ جبر میں دل کو قرار آ جائے
فضائے طیبہ ء جاں کی پون طلب کی ہے

ہماری زرد خزاں نے گلِ مدینہ سے
عجم کے دشت میں بوئے چمن طلب کی ہے

نبی ﷺ کو پیار تھا مکہ سے اس لیے میں نے
نبی ﷺ کے نام سے حبِّ وطن طلب کی ہے

بس اک چراغِ مودت جلا رہا ہے دل
تجلیاتِ کرم سے کرن طلب کی ہے

تڑپ رہا ہوں مدینے کے ہجر میں کب سے؟
یہ میں نے عشق میں کیسی چبھن طلب کی ہے

وہ جس سے رومی و جامی نے فیض پایا ہے
ضیائے عرصہ ء غنچہ دہن طلب کی ہے

حدیث ہے کہ مودت ہے فرض مومن پر
نبی ﷺ نے حبِّ حسین و حسنؑ طلب کی ہے

سرائے خواب میں پوچھیں وہ حال کیسے ہو؟
وہ مسکراتے لبوں کی پھبن طلب کی ہے

عطا ہوئی تھی جو حسانؓ کو کبھی ہمدم
برائے نعت وہ تقدیسِ فن طلب کی ہے

نعت ہوتی ہے ملاقات حضور ﷺ
آپ ﷺ ہی سے ہے، مری بات حضور ﷺ

اک نظر چشمِ کرم سے دیکھیں!
لے کے آیا ہوں مناجات حضور ﷺ

آپ ﷺ کا نام رقم کرتی ہیں
ہم غلاموں کی روایات حضور ﷺ

آپ ﷺ کے در کی غلامی کرتے
کیں ملائک نے مدارات حضور ﷺ

جشنِ میلاد کی محفل ہے سجی
کتنے روشن ہیں مکانات حضور ﷺ

فیض یہ آپ ﷺ نے تقسیم کیا
آپ ﷺ ہی سے ہیں کرامات حضور ﷺ

آپ ﷺ کا ذکر کیا ، چین ملا
ہیں شفاعت کے اشارات حضور ﷺ

آپ ﷺ کی صورت و سیرت دیکھی
کیسے کیسے ہیں کمالات حضور ﷺ

حرفِ قرآں ہے محبت رب کی
کتنی پیاری ہیں یہ آیات حضور ﷺ

آپ ﷺ کے ذکر کا حاصل یہ ہے
پاک ہیں میرے خیالات حضور ﷺ

جب کرم ہو تو سنور جاتا ہوں
آپ ﷺ کرتے ہیں عنایات حضور ﷺ

آپ ﷺ ہیں رحمت عالم آقا ﷺ
آپ ﷺ ہیں جان سماوات حضور ﷺ

آپ ﷺ سے ملتی ہے دل کو راحت
آپ دیتے ہیں مراعات حضور ﷺ

سرور آلؑ وصحابہؓ ہیں آپ ﷺ
آپ ﷺ ہیں وارثِ سادات حضور ﷺ

جبر کی رات بہت ظالم ہے
آپ ﷺ دیکھیں! مرے حالات حضور ﷺ

کیا نیا رنگ، کرم نے بخشا
حرفِ ہمدم ہے نئی نعت حضور ﷺ

❁

رحمتِ عالم ﷺ ہمارے سرورِ کونین ہیں
بزمِ ہستی کے ستارے سرورِ کونین ہیں

مظہرِ نورِ خدا انوار ہی انوار ہیں
نوری پیکر کے نظارے سرورِ کونین ہیں

بے نواؤں کو نوا بخشی گئی ہے آپ ﷺ سے
بے سہاروں کے سہارے سرورِ کونین ہیں

امتی کے واسطے لازم شفاعت ہو گئی
ربِّ ھب لی جب ۔۔۔پکارے سرورِ کونین ہیں

رحمت اللعالمیں ہیں ، شافعِ محشر وہی
سب کی بگڑی کو سنوارے سرورِ کونین ہیں

ڈوبتی کشتی ہماری بے سہارا تو نہیں
بحرِ ظلمت میں کنارے سرورِ کونین ہیں

عظمتِ معراج سے انسان کا رتبہ کھلا
ربِّ اکبر کے دلارے سرورِ کونین ہیں

روشنی کے پھول کھلتے ہیں دمِ سرکار صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے
گلستانِ دل نکھارے سرورِ کونین ہیں

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے در سے ہمیں ایمان کا رستہ ملا
جان و دل ہیں، سب کو پیارے سرورِ کونین ہیں

چین ہمدم مل رہا ہے مدحتِ سرکار صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے
بوجھ سینوں سے اتارے سرورِ کونین ہیں

❁

ہدیۂ نعت مرے لب پہ مچل جاتا ہے
آپ ﷺ کے نام سے ماحول بدل جاتا ہے

کھینچ لیتی ہے مجھے بزمِ فضائے طیبہ
دل مدینے کی مسافت پہ نکل جاتا ہے

آپ ﷺ دیکھیں تو بدل جاتی ہے دل کی دنیا
حسنِ کردار سے پتھر بھی پگھل جاتا ہے

آپ ﷺ کی یاد میں گریہ بھی، سہارا بھی ہے
دل بہت دیر تڑپتا ہے، سنبھل جاتا ہے

ورنہ اوقات زمانے میں ہماری کیا ہے؟
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کا سکہ ہے جو چل جاتا ہے

پھر کوئی اور ضرورت نہیں رہتی اس کو
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے در کی غلامی میں جو پل جاتا ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نقشِ قدم ہے وہ مقامِ سدرہ
پر فرشتے کا بھی جس اوج پہ جل جاتا ہے

میری دھڑکن کو درودوں سے جِلا ملتی ہے
نعت پڑھتا ہوں تو دل میرا بہل جاتا ہے

طیبہ ء جاں میں یہی موج کرم ہے ہمدم
حرفِ ادراک مری نعت میں ڈھل جاتا ہے

❁

چشمِ کرم کے نور سے خیرہ کیا گیا
پتھر کو بھی تراش کے ہیرہ کیا گیا

ورنہ ، مہ تمام کی آمد سے پیش تر
منظر تمام دہر کا تیرہ کیا گیا

تب جا کے ایک حسن کا پیکر عیاں ہوا
انوار کو بشر میں ذخیرہ کیا گیا

آنکھوں میں بھر گئی ہے مودت کی روشنی
طیبہ کو ایسا خواب جزیرہ کیا گیا

سینوں میں عین عشق کی خو ڈال دی گئی
ایمان کو دلوں کا وتیرہ کیا گیا

ادراک کے دروں وہ ستارا طلوع ہوا
یوں آگہی کو عکس منیرہ کیا گیا

حمدِ خدا کے بعد رکھی نعت میں مٹھاس
یوں روح کی غذا کو خمیرہ کیا گیا

بعد از خدا حضور کی بیعت کریں گے ہم
طاعت کے بعد عزم کبیرہ کیا گیا

ہمدم فضائے بدر سے کربل کی خاک تک
ہر جاں نثارِ عشق کو چیرہ کیا گیا

❁

کرم کی آنکھ سے کیا کیا حضور ﷺ ملتا ہے
سرائے نعت میں دل کو سرور ملتا ہے

دل و نگاہ میں گنبد کی سبز کرنوں سے
چراغِ طیبہ ء جاں کا ظہور ملتا ہے

یونہی تو " قراۃ عینی " پڑھا نہیں جاتا
مہ تمامِ مدینہ سے نور ملتا ہے

یہ دھڑکنیں بھی مسلسل سلام پڑھتی ہیں
درود پاک سے ایسا وفور ملتا ہے

صراطِ عشقِ نبی ﷺ تو فقط مودت ہے
طلب ہو دل کی تو رستہ ضرور ملتا ہے

کھلا ہے رحمتِ عالم ﷺ سے رازِ حسنِ حیات
نبی ﷺ کا نام ہی بین السطور ملتا ہے

امر ہیں چشمِ کرم کے حسین تریسٹھ سال
وگرنہ دہر میں فسق و فجور ملتا ہے

قدم قدم پہ پلاتے ہیں ساقی کوثر
زہے نصیب کہ جامِ طہور ملتا ہے

پڑی ہے بابِ کرم پر تمام فکر و نظر
کہ شہرِ علم سے ہمدم شعور ملتا ہے

سرِ آئنہ چشمِ عالم ہے خیرہ، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا
فصلو علیہ کثیراً کثیرہ، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

تو بدرالدجی ہے کہ شمس الضحیٰ ہے، چراغ سحر ہے کہ نورالقمر ہے
تری ذات ہے روشنی کا ذخیرہ، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

سرِ عرش اسمِ مبیں سے عیاں ہے، جو مہرِ حرا کی جبیں سے عیاں ہے
گہر کانِ رحمت کا انمول ہیرہ، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

چراغوں کی لو میں، ستاروں کی ضو میں، زمین و زماں میں، ہر اک کہکشاں میں
فروزاں ہے بحرِ کرم کا جزیرہ، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

سر طیبۂ جاں ضیائے حرم سے کرن در کرن روشنی بٹ رہی ہے
کرم در کرم در کرم کا وتیرہ، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

درخشاں درخشاں وفا کے ستارے، چمکتے دمکتے جہاں کے نظارے
فروزاں فروزاں نگاہِ منیرہ، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

نگاہِ کرم ہے، سراہِ کرم ہے، ضیائے کرم ہے، صدائے کرم ہے
صراطِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے راہِ کبیرہ، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

مرے دل کی دھرتی پہ روشن ستارا، ہرا سبز گنبد، حسیں استعارہ
دمیدہ دمیدہ ہے ارضِ اسیرہ، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

وہ نبیوں میں اولیٰ، رسولوں میں اعلیٰ، بڑی شان والا، بڑی آن والا
بڑے نام والا ، بشیراً نزیرا ، سراجاً منیرا ، سراجاً منیرا

دل وجاں سے ہمدم سرِ ظلمتِ شب، نمودِ سحر کی دعا کر رہا ہوں
بدل جائے صبحِ بہاراں میں تیرہ، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

طیبہ ءجاں ہوئی جاتی ہے فضائے طیبہ
دل کو روشن کیے رکھتی ہے ضیائے طیبہ

جس نے اوڑھی ہے وہ سرشار نظر آتا ہے
کتنی خوش تاب ہے، خوش رنگ قبائے طیبہ

یہ مودت کی علامت ہے کہ دل زندہ ہے
میری دھڑکن کا سہارا ہے صدائے طیبہ

ربِّ ھب لی سے مرا کام سنور جاتا ہے
میری بگڑی تو بناتی ہے دعائے طیبہ

حرمتِ ختمِ نبوت پہ میں کٹ سکتا ہوں
زندگی ! حاصلِ ایماں ہے وفائے طیبہ

جبر ایسا ہے کہ دم گھٹنے لگا ہے میرا
سانس لینے کو بھی مانگی ہے ہوائے طیبہ

آرزو دل کی صدا بن کے دعا تک پہنچی
خواہشِ دید میں رکھی ہے دوائے طیبہ

نعت ہوتی ہے تو احساس مہک اٹھتا ہے
ذکر کرتے ہوئے سجتی ہے سرائے طیبہ

ہے کوئی اور بھی دہلیز "ریاض الجنہ" ؟
مثلِ جنت ہے کوئی شہر ؟ سوائے طیبہ

میں بھی حسانؓ کے لہجے میں قصیدہ لکھوں
میری نسبت کا حوالہ ہو ثنائے طیبہ

چشمہ ء ساقیِ کوثر کی طلب ہے کیسی؟
کاسہ ء جاں لیے پھرتا ہے گدائے طیبہ

دل کا پیغام ہے اور دل سے سنا جاتا ہے
ہدیہ ء نعت میں ہمدم ہے نوائے طیبہ

سرِ نعت دل کی طلب اور کیا ہے ؟
یہ رحمت نہیں تو سبب اور کیا ہے ؟

فرشتے بھی آتے ہیں اعجاز پا کر
درِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ادب اور کیا ہے ؟

وہ ہستی ہے لاریب ! جانِ دو عالم
بجز اس کے "رحمت لقب" اور کیا ہے ؟

انھیں نور در نور بھیجا گیا ہے
حسب اور کیا ہے ؟ نسب اور کیا ہے ؟

محب اور محبوب ہیں روبرو بس
ہے معراج ، عظمت کی شب اور کیا ہے ؟

کہا بو لہب کو ، ترے ہاتھ ٹوٹیں
عدو پر خدا کا غضب اور کیا ہے ؟

سرِ جشنِ میلاد میں جھومتا ہوں
خوشی اور کیا ہے ؟ طرب اور کیا ہے ؟

نہیں گر محمد ﷺ کی رحمت کا دریا
یہ دنیا میں شغل و شغب اور کیا ہے ؟

سرِ حرف ہمدم ثنا لکھ رہا ہوں
مودت میں جینے کا ڈھب اور کیا ہے

مرحبا! یا سیدی ﷺ، یا رحمت اللعالمین ﷺ
آفریں! یا مرشدی ﷺ،، یا رحمت اللعالمین ﷺ

ظلمتِ شب میں حسیں انوار کا احساس ہے
اے چراغِ آگہی !، یا رحمت اللعالمین ﷺ

تیرگی ہے چارسو، جائیں کہاں؟ بجھتے دیے
روشنی! بس روشنی!، یا رحمت اللعالمین ﷺ

آپ ﷺ کے دم سے ملی ہے آگہی انسان کو
اے شعورِ زندگی !، یا رحمت اللعالمین ﷺ

آپ ﷺ کی تعریف لائق لفظ ملتے ہیں کہاں؟
کس طرح ہو شاعری؟، یا رحمت اللعالمین ﷺ

دشت میں ابرِ کرم سے سبز دھرتی ہو گئی
کھل گئی دل کی کلی،، یا رحمت اللعالمین ﷺ

فکر کے مہکے ورق پر آپ ﷺ کی تعریف ہے
نعتیہ ہے ڈائری ،، یا رحمت اللعالمیں ﷺ

خوب صورت، نیک سیرت ہے، حسیں کردار ہے
خوب تر ہے سادگی ،، یا رحمت اللعالمیں ﷺ

باعثِ تخلیقِ عالم ، سرور کونین ﷺ ہیں
پھر بھی ایسی عاجزی ،، یا رحمت اللعالمیں ﷺ

آپ ﷺ کا اسمِ مبیں تنویر ہی تنویر ہے
نور کی شمع جلی ،، یا رحمت اللعالمیں ﷺ

آپ ﷺ سے ہمدم نے پائی نسبت رزقِ سخن
نعت کی دولت ملی ،، یا رحمت اللعالمیں ﷺ

نعتیہ حسن کے معیار میں آ جاتے ہیں
حرف روشن ہوں تو انوار میں آ جاتے ہیں

حجلہ ء نور میں جب مہرِ حرا کھلتا ہے
کتنے خورشید ضیا بار میں آ جاتے ہیں

طیبہ ء جاں کے مناظر ہیں مرے پیش نظر
نقش ہوتے ، در و دیوار میں آ جاتے ہیں

دائرے اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سمٹ جاتے ہوئے
میم کو چوم کے پرکار میں آ جاتے ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پہ جھکے اہل ادب ہیں ایسے
جیسے خم شاخِ ثمردار میں آ جاتے ہیں

اشک ہوتے ہیں، کبھی نعت میں کھلتے منظر
رنگ جو خواہشِ دیدار میں آ جاتے ہیں

سبز گنبد کے نظارے سے در اقدس تک
خواب کتنے مرے اشعار میں آ جاتے ہیں

یہ مودت کی مسافت ہے، سو ہم اہلِ دل
حلقہء قافلہ سالار میں آ جاتے ہیں

نور در نور نسب میں ہیں نفوسِ قدسی
جب سمٹتے ہیں تو اظہار میں آ جاتے ہیں

دف بجاتے ہوئے پڑھتے ہیں درود طیبہ
ایسے بچے بنو نجّار میں آ جاتے ہیں

ربِّ اکبر نے محبت سے پکارے سارے
نام جو صورت و کردار میں آ جاتے ہیں

قریہ ءمدحتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میں جینا یوں ہے
دل کے ارمان بھی اظہار میں آ جاتے ہیں

آلؑ کے ساتھ ہے یوں ذکر صحابہؓ جیسے
پھول کھلتے ہوئے گل زار میں آ جاتے ہیں

نعت کہنے کا شرف خاص کرم ہے ہمدم
مجھ سے شاعر بھی سخن زار میں آ جاتے ہیں

❁

سرائے نعت میں ہر دم درود پڑھتے ہیں
ملا ہے حکم ہمیں ، ہم درود پڑھتے ہیں

حضور ﷺ محو ثنا ہیں یہ مہر و ماہ و نجوم
مدارِ عشق میں پیہم درود پڑھتے ہیں

خوشی منائی گئی ہے یہ کس کی آمد پر
کہ شرق وغرب کے پرچم درود پڑھتے ہیں

یہی تو حسنِ عبادت نماز کہلایا
کہ خود پہ سرورِ عالم ﷺ درود پڑھتے ہیں

قلندروں پہ جو کھلتا ہے راز دنیا میں
پکارتے ہیں دما دم درود پڑھتے ہیں

جو لفظ دل سے نکلتا ہے ، رد نہیں ہوتا
یہی ہے حرفِ مکرم ، درود پڑھتے ہیں

کھڑے ہوئے ہیں مؤدب درِ رسالت پر
غلام ہو کے مجسم درود پڑھتے ہیں

قبولیت کی سند ہے دعا سلام کے ساتھ
یہ بندگی ہے مقدم ، درود پڑھتے ہیں

سلام پڑھ کے دلوں کو سکون ملتا ہے
یہی ہے سانس کی سرگم ، درود پڑھتے ہیں

سجی ہے رحمتِ عالم ﷺ سے بزم کون و مکاں
وجود و بود کے عالم درود پڑھتے ہیں

وہ جن کو چشمہ ءِ کوثر کی پیاس رہتی ہے
کھڑے ہوئے لبِ زم زم ، دورود پڑھتے ہیں

ملا نہیں ہمیں کیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے
صراطِ عشق پہ انعم درود پڑھتے ہیں

وہ اہلِ دل جو مودت کا راز جانتے ہیں
صریرِ قلب کے محرم درود پڑھتے ہیں

ملا سبیلِ کرم سے مجھے یہ رزقِ سخن
حروفِ نعت بھی ہمدم درود پڑھتے ہیں

❁

❁

حسنِ بزمِ جہاں آگہی سے کھلا
مطلع ء نور بھی روشنی سے کھلا

یوں پڑھایا گیا ہے سلام و درود
آپ ﷺ کا نام بھی بندگی سے کھلا

اہلِ دل کے لیے زندگی آپ ﷺ ہیں
دھڑکنوں سے ملی بے خودی سے کھلا

نعت کہنے کی توفیق ہوتی گئی
میرا رزق سخن آپ ﷺ ہی سے کھلا

سیرتِ مصطفیٰ ﷺ آئنہ ہو گئی
حسنِ کردار جب سادگی سے کھلا

ہر طرف نقش پائے محمد ﷺ ملے
طیبہ ء جاں کی روشن گلی سے کھلا

کھل اٹھے چار سو باغِ رحمت کے پھول
گلستانِ کرم ہر کلی سے کھلا

آپ ﷺ ہی مرکز دین و ایمان ہیں
یہ کرم حاصلِ زندگی سے کھلا

کتنے اسرار ہمدم عیاں ہو گئے
نعت کا راستہ شاعری سے کھلا

❁

بزم کائنات کا جمال لکھ دیا
ناعتِ حبیب ﷺ نے کمال لکھ دیا

آسماں پہ جب کھلا وہ بارھویں کا چاند
ظلمتوں کے عہد کا زوال لکھ دیا

امن کے رسول ﷺ نے فضائے بدر میں
جذبہ ٔ جہاد کو جلال لکھ دیا

مبتلائے عشقِ مصطفیٰ ﷺ نے خون سے
راہ کے غبار کو ابال لکھ دیا

دل غمِ حیات سے جو برگ خشک تھا
سبزہ ٔ درود سے نہال لکھ دیا

طیبہ ٔ نبی ﷺ پہ جب مری نظر پڑی
ایک پل کی دید کو بھی سال لکھ دیا

جان و قلبِ عصر کی روانگی ہوئی
ساٹھ جمع تین کو وصال لکھ دیا

ظلمتوں میں نور کا ظہور ہو گیا
روشنی کو مطلع ء خیال لکھ دیا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سا نہ ہوگا، ہے، نہ تھا کبھی کوئی
حسنِ کائنات بے مثال لکھ دیا

ہمدمِ خیال کو درِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملا
نعت کہتے کہتے دل کا حال لکھ دیا

قرآن کو آئنہ ء اخلاق میں دیکھا
دنیا نے تجھے نور کے اوراق میں دیکھا

مدحت کے قرینے سے درِ نعت پہ چھلکا
اک ابرِ کرم ، دیدہ ء مشتاق میں دیکھا

تنویرِ سحر کن سے نمودار ہوئی جب
لو لاکَ لما مطلع ء آفاق میں دیکھا

اک حسن کا پیکر تھا مرے طیبہ ء جاں میں
جب عشقِ طلب گاہ سے الحاق میں دیکھا

قرنیؓ ، کبھی جامیؒ کبھی رومیؒ نے دکھایا
محبوبِ خدا جذبہ ء عشاق میں دیکھا

مکہ کی فضاؤں سے مدینہ کے نگر تک
رحمت کا گہر چہرہ ء اشفاق میں دیکھا

انسان کی توقیر بڑھی ہے ترے دم سے
ہر اوج تری ذات کے مصداق میں دیکھا

اسلام کا چہرہ تری سیرت سے کھلا ہے
تجھ کو ترے کردار کے اطلاق میں دیکھا

ہر پھول کی بو ، رنگ ، نمو خوب ہے لیکن
تو سب سے حسیں گل ہے جو انساق میں دیکھا

کرنوں سے فروزاں ہے مری بزمِ تصور
کیا جلوہ نما ؟ گوشہ ء اوطاق میں دیکھا

معراج کی شب دیدہ ء عالم نے سحر تک
عظمت کا سفر ، منزلِ برّاق میں دیکھا

وجدان ہوا رشکِ قمر خواب میں ہمدم
اک مہرِ حرا نور بھرے طاق میں دیکھا

الہام سے پایا ہے یہ پیغامِ مدینہ
اک نام سے روشن ہیں در و بامِ مدینہ

اک پھول کی خوشبو سے کئی پھول کھلے ہیں
گل زارِ مدینہ میں ہے گلفامِ مدینہ

پڑھتے ہیں شب و روز درود اور قصیدے
قدسی ، درِ اقدس پہ ہیں خدامِ مدینہ

اے کاش ! کبھی ہم بھی گزاریں سرِ طیبہ
احساس کا محور ہوں وہ ایامِ مدینہ

جو علم مدینے سے ملا ، دین ہوا ہے
احکامِ شریعت ہوئے احکامِ مدینے

اسلام بڑی دھوم سے نکلا تھا جہاں سے
تہذیب کا دستور ہے ہنگامِ مدینہ

تنویر ہوئی سرورِ کونین ﷺ کے در سے
یوں گنبدِ خضریٰ سے سجا بامِ مدینہ

نسبت ہے مجھے اہلِ مودت کے نگر سے
رہتا ہے دل و جان میں بس نامِ مدینہ

اک صبح نمودار ہوئی طیبہ ء جاں سے
مدحت کے قرینے میں سجی شامِ مدینہ

اک پیاس ابھی آس کے پانی میں پڑی ہے
ہم ساقیِ کوثر سے پیئیں جامِ مدینہ

سرکار ﷺ کی گلیوں میں چلیں سانس کے بل ہم
مل جائے غلاموں کو یہی کامِ مدینہ

دربارِ رسالت میں پڑھوں نعت میں ہمدم
مل جائے سرِ حرف یہ انعامِ مدینہ

نور در نور حرفِ تجلّی حضور ﷺ
بزمِ ہستی میں ہے نعت خوانی حضور ﷺ

آپ ﷺ نے بے نوا کو دلاسا دیا
آپ ﷺ ہیں میرے دل کی تسلی حضور ﷺ

آپ ﷺ در پر بلائیں گے اک دن مجھے
جان و دل دے رہے ہیں گواہی حضور ﷺ

با وضو ، با ادب حاضری ہو مری
چوم لوں در پہ جالی سنہری حضور ﷺ

موجِ بحرِ کرم ہے کنارا مجھے
آپ ﷺ کے دم سے چلتی ہے کشتی حضور ﷺ

سرمہ ء چشمِ رحمت سے پر نور ہے
مجھ کو پیاری ہے طیبہ کی مٹی حضور ﷺ

نقشِ نعلین دل سے لگائے ہوئے
آسماں سے لگائی ہے سیڑھی حضور ﷺ

آپ ﷺ قاسم ہیں، کھولیں گے بابِ کرم
قفلِ جنت کی ہیں آپ ﷺ چابی حضور ﷺ

آپ ﷺ دستِ شفاعت سے تھامیں مجھے
کام آئے کوئی ایک نیکی حضور ﷺ

سبز گنبد پہ ہر پل بسیرا کیے
آپ ﷺ کا ذکر کرتے ہیں پنچھی حضور ﷺ

پڑھ رہی ہیں جریدہ درودوں بھرا
دھڑکنیں ہیں مرے دل کی راوی حضور ﷺ

پیش کرتا ہوں مثلِ حسینؑ و حسنؑ
آپ ﷺ دیکھیں! مرے دل کی تختی حضور ﷺ

آپ ﷺ کے در سے آتی ہے بادِ صبا
طیبہء جاں میں کھلتی ہے کھڑکی حضور ﷺ

کب سے بنجر فضا ہے مرے دیس کی
اب تو سیراب کر دیں یہ کھیتی حضور ﷺ

آپ ﷺ کی نعت کا حق ادا کیا کروں ؟
میں نہ جامیؒ، نہ رومیؒ، نہ سعدیؒ حضور ﷺ

لفظ ہمدم کے ہونٹوں پہ کم پڑ گئے
نعت کہتا ہے آنکھوں کا پانی حضور ﷺ

❁

ترا کرم ہے مری کائنات ، من دانم
ترے وجود سے بنتی ہے بات ، من دانم

ترے ہی نام سے نسبت ہے دین و دنیا میں
ترے ہی دم سے ملے گی نجات ، من دانم

تجھے خدا نے بنایا ہے باعثِ تخلیق
عظیم تر ہے تو عالی صفات ، من دانم

شبِ الست سے لے کر مقام اسریٰ تک
ہوا ہے ذکر ترا شش جہات ، من دانم

مری وفا کا تقاضا ہے نعت پڑھتا ہوں
درودِ پاک ہے میری حیات ، من دانم

ترا درود ہے شامل ہر اک عبادت میں
ترے ہی دم سے ہے صوم و صلوٰۃ ، من دانم

خوشی سے جھوم رہے ہیں سبھی شبِ معراج
مہ و نجوم ہیں تیری برات ، من دانم

درود پڑھ کے مرا دل قرار پاتا ہے
سرورِ جاں میں ہے تیرا اثبات، من دانم

تمام جود و کرم ہے یہ رحمتِ عالم ﷺ
ہیں بے شمار ترے التفات ، من دانم

عیاں کیے ہیں خدا نے جو حرف قرآں میں
ترے عروج کے ہیں واقعات ، من دانم

ہر ایک پھول خوشی سے نہال لگتا ہے
ہرے ہیں شجرہ ء رحمت کے پات ، من دانم

فضائے بدر میں پھنکوا رہے تھے خاکِ کرم
نبی ﷺ کے ہاتھ بنے ، رب کے ہاتھ ، من دانم

ہر ایک دل کو میسر کہاں سخن ہمدم
عطا ہوئی ہے مودت سے نعت ، من دانم

✾

آپ ﷺ کے حسنِ مجسم کی پزیرائی ہے
گلشنِ باعثِ کن ہے ، چمن آرائی ہے

عرصہ مدحتِ سرکار ﷺ سے کھل اٹھتے ہیں
آپ ﷺ کے دم سے ہی لفظوں میں توانائی ہے

ذکرِ سرکار ﷺ کے بن سانس نہیں لے سکتا
طیبہ ءِ جاں میں مودت سے شناسائی ہے

جس نے پائی ہے اسے غم سے شفا ملتی ہے
آپ ﷺ کی چشم کرم ہے کہ مسیحائی ہے

کب کسی اور کے دریا سے یہ بجھ سکتی ہے
پیاس تو ساقی ء کوثر کی تمنائی ہے

دست بستہ ہوں درِ نعت پہ عربی سائیں!
میرے احساس کی آواز علاقائی ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام سے بڑھتی ہے سخن کی دولت
مصرعہءِ نعت سے روشن مری گویائی ہے

کہکشاؤں میں فروزاں ہے چراغِ طیبہ
ہر کرن ارض و سماوات کی رعنائی ہے

لوگ سمجھے نہیں "لولاک لما" کے معنی
یہ تو محبوب و محب میں سخن آرائی ہے

چشمِ ادراک پہ کب چودہ طبق کھلنے تھے
اس بصیرت میں کسی اور کی بینائی ہے

حرفِ تخلیق کا منظر ہے، بتاؤں کیسے ؟
قریہءِ نعت ہے، میں ہوں، مری تنہائی ہے

کوئی قرنیؓ ، کوئی جامیؒ ، کوئی رومیؒ ہمدم
عشق ہر رنگ میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شیدائی ہے

درِ نبی ﷺ پہ محبت کا دین دیکھتے ہیں
ہم اہلِ دل ہیں ، دلوں کا یقین دیکھتے ہیں

قدم رکھا ہے مہِ نور نے شبِ اسریٰ
ستارے اوج پہ اپنی زمین دیکھتے ہیں

کھلا ہے مہرِ حرا چشمِ جبرائیل پہ یوں
فرشتے غور سے لوحِ جبین دیکھتے ہیں

نبی ﷺ کے نام کا نعرہ لگا کے چلتے ہوئے
قدم قدم پہ خدا کو معین دیکھتے ہیں

سبق دیا ہے ہمیں عاجزی سے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے
کہ سر بلند کو ہم سے کمین دیکھتے ہیں

وہ انقلابِ زمانہ ، پیامِ طیبہ ہے
ورق ورق جسے باریک بین دیکھتے ہیں

حسین صورت و سیرت ، شمائل و اکرام
وہ بے مثال ہے جس کو حسین دیکھتے ہیں

بہت ہی ناز سے پالا جسے حلیمہؓ نے
وہ خوش جمال ، ادائے مہین دیکھتے ہیں

ملی نظام کو تہذیب کی نئی صورت
امام ایک ، صفِ تابعین دیکھتے ہیں

ملا ہے اہلِ محبت کو اسوہ ء حسنہ
ہر ایک بات کو ہم بہترین دیکھتے ہیں

طلوعِ صبح رسالت کی روشنی دیکھیں!
عدو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق امین دیکھتے ہیں

وجودِ باعثِ کن کا حجاب کھلتا ہے
حرا میں حسن کو توشہ نشین دیکھتے ہیں

یہ حرفِ جاں تو سخن در سخن مہکتا ہے
وفورِ نعت کو سب قارئین دیکھتے ہیں

خدا کے دین کی رسی کو تھام کر ہمدم
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں حبل متینِ دیکھتے ہیں

❁

سرکار ﷺ کرم ! منٹھار کرم !
حاضر ہیں سرِ دربار ، کرم !

اس پار کرم ! اس پار کرم !
مجھ پر ہو شہِ ابرار ﷺ ، کرم !

تو ارض و سما کا قاسم ہے
ہو ، چشمِ کرم ، سردار ، کرم !

ادراک سے دیکھا ہے تجھ کو
اے عظمت کے مینار ، کرم !

لاریب ! تو رحمتِ عالم ﷺ ہے
سیرت ہے ، ترا کردار ، کرم

کھینچے ہے مجھے مرکز کی طرف
پھیلی ہے تری پرکار ، کرم !

اک بار مدینہ دیکھ سکوں
دنیا کی نہ ہو دیوار ، کرم !

دیدار کا عالم ہو ایسا
کھل جائیں سبھی اسرار ، کرم !

کیا حسنِ لطافت ہے تیرا ؟
کیا روشن ہیں انوار ؟ کرم !

سرسبز مرا گلشن کر دے
پھر زرد ہوئے اشجار ، کرم !

ہے کس کی شفاعت بن تیرے
رحمت ہے تری ، ترا پیار ، کرم !

مجھ کو بھی کبھی طیبہ میں بلا
ہو مجھ پہ کرم ، اک بار کرم !

سیرت کے مطابق چلتے ہوئے
ہو جینے کا معیار ، کرم !

پھولوں کی طراوت کا صدقہ
سجتا ہے ترا گل زار ، کرم

سنت ہے خدا کی نعت کہی
ہمدم نے کہے اشعار ، کرم

❁

سرائے طیبہ، جہاں میں صدائے نعت رہے
درودِ پاک سے دل آشنائے نعت رہے

میں بارگاہِ نبی ﷺ میں ادب سے پڑھتا رہوں
لبوں پہ نامِ محمد ﷺ برائے نعت رہے

حسین بزمِ تصور میں اور کوئی نہ ہو
سجا رہے یہ مدینہ، سرائے نعت رہے

نمودِ حرفِ تمنا ہو میری آنکھوں میں
چراغِ اشک ہوں روشن، ضیائے نعت رہے

ثنا کے رزق سے دل کو سکون ملتا ہے
سخی کے در سے میسر عطائے نعت رہے

درود پڑھتے ہوئے رب سے مانگتے ہیں مدد
زباں پہ حرفِ دعا میں دعائے نعت رہے

درِ نبی ﷺ سے ملے کوئی حرف کا سکّہ
ادب سے سر کو جھکائے ، گدائے نعت رہے

ثنائے آلؑ کروں میں اسی وسیلے سے
یہ سائبانِ مودت ، ردائے نعت رہے

سجا سنوار کے رکھوں بڑے قرینے سے
عقیدتوں کا لبادہ ، قبائے نعت رہے

کہیں پہ موجِ کرم ہو کہیں سبیلِ کرم
کہ میں رہوں نہ رہوں ، یہ نوائے نعت رہے

ہنر ملا ہے یہ خیر الکثیر کے دم سے
سخن کے باب میں تازہ ہوائے نعت رہے

یہ آرزو ہے مری آخری صدا ہمدم
کلام اور نہ کوئی سوائے نعت رہے

❁

دل ملاتا ہے مرا آفاق سے حبلِ متین
طیبہ ءجاں کو ملی ہے طاق سے حبلِ متین

مرکزِ ایمان ہے بس ایک ہستی کا وجود
کھل رہی ہے نور کے اوراق سے حبلِ متین

حرفِ حبل اللہ صراطِ عشق کا پیغام ہے
بندگی ہے قلب کے الحاق سے حبلِ متین

عشق والے مسلکی تفریق میں پڑتے نہیں
دیکھتے ہیں دیدہ ء مشتاق سے حبلِ متین

آپ ﷺ کا دیدار مومن کے لیے پرنور ہے
آئنہ ہے چہرہ ء اشفاق سے حبلِ متین

ہم غلامانِ وفا ، اہل مودت کے مرید
لے چلے ہیں حلقہ ء عشاق سے حبلِ متین

سیرت و کردار تو حسن شمائل میں کھلا
خوب صورت ہے حسیں اخلاق سے حبلِ متیں

بیعتِ دستِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ، بیعتِ دستِ خدا
کھل گئی ہے بیعتِ خلاق سے حبلِ متیں

یہ نظامِ زندگی، تہذیب کی بنیاد ہے
تھام رکھنا ! دین کے اطلاق سے حبلِ متیں

آسمانوں کا سفر معراج کی شب طے کیا
اوج پر ہے جلوہ ء براق سے حبلِ متیں

حاصلِ فکر و سخن ہے قریہ ء ادراک میں
استخارے اور استغراق سے حبلِ متیں

سانس چلتی ہے مری ہمدم سخن کے رزق پر
نعت کی صورت ملی رزاق سے حبلِ متیں



ترا کرم ہے مری کائنات، من دانم
ترے وجود سے بنتی ہے بات، من دانم



موج کرم حمد و نعت	**پانچواں موسم** غزلیات	**آئنہ سچ بولتا ہے** غزلیات
موج غزل غزلیات	**محبت کی زباں** غزلیات	**دھوپ کی دیوار** غزلیات
چراغ فکر غزلیات	**جہان خواب** غزلیات	**چشم تماشا** غزلیات
سراب سے آگے غزلیات	**تیسرے کنارے پر** غزلیات	**آدھا سفر** غزلیات
نمود سحر غزلیات	**آخری چراغ** غزلیات	**چراغ حرف** غزلیات
غزل پوش غزلیات	**سنبل کرم** حمد و نعت	**دم** دیوان
طیبہء جاں نعت کے 63 رنگ	**خواب سراب** نظمیں	**روشنی کے پھول** سلام و مناقب
سیلفیاں طنز و مزاح	**حبل متیں** حمد و نعت	**خوش تاب** غزلیات
الرجی طنز و مزاح	**سفید چاند** ملی نظمیں	**کعبہء جاں** حمدیہ کلام